رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰

ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (الّٰھ او القریۃ)



الحکم

حضرۃ قادیان
دار الامان

چہ گویم باتو گر آئی بہادر قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۶	قادیان دار الامان ۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۲ یوم دوشنبہ	نمبر ۲۹

فہرست مضامین

مختصر نوٹ اور نکات

دنیا مین ہر طرف عبرۃ انسانی اور ذکر الٰہی کے نشانات اور بیانات موجود ہین۔ مگر انسان اپنی غفلت اور کاہلی کے نشہ مین ایسا مدہوش اور بیخبر ہے کہ وہ آنکھین رکھتا ہوا نہین دیکھتا اور کان رکھتا ہوا نہین سنتا اور دل رکھتا ہوا نہیں سوچتا ورنہ اگر آنکھین کھولکر دیکھتا۔ ہر ورق دفتر یست معرفت کردگار اُسے نظر آتا۔ انسان کے گرد و پیش ہر روز اسی قسم کے واقعات مشاہدہ مین آتے ہین جو اس کے لئے بہترین معلم ہوسکتے ہین۔ مگر اصل یہ ہے ان کثیرا من الناس عن اٰیٰتنا لغٰفلون بے شک بہت سے لوگ ہماری آیات سے غافل ہین +

تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ مکافات عمل کو ہم ساتھ ساتھ دیکھتے ہین یعنی نیکیون کے عمدہ نتائج اور بدیون کے برے پھل ہر وقت دیکھتے ہین اور یہ بھی مشاہدہ مین آتا ہے کہ ایک بدی سے دوسری بدیون کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور ایک نیکی سے دوسری نیکی کا۔ بایں ہمہ کہ یہ امور واقعات روزمرہ ہین لیکن ہم ہین کہ بیدار نہین ہوتے +

ملک مین آج کل جس قدر ناولون اور شہوریون کا رواج ترقی پا گیا ہے اس کا اندازہ ان اشتہارون اور ناولون کی اشاعت سے ہوسکتا ہے جو آئے دن شائع ہوتے ہین۔ ناول نویسی اور فسانہ گوئی کی بڑھتی ہوئی مرض ملک اور قوم کی تباہی کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف کے ارشاد کے موافق آیات اللّٰہ کو جب قوم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو اس کی ہنسی اڑائی جاتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللّٰہ بغیر علم و یتخذھا ھزوا اولٰئک لھم عذاب مھین۔ بعض لوگ ایسے ہین جو فضول قصے مول لیتے ہین تاکہ بے سمجھے سوچے خدا تعالیٰ کی راہ سے بہکا دین اور آیات الٰہی کی ہنسی اڑائین ایسے لوگون کے واسطے اہانت کرنیوالا عذاب ہے اس زمانہ مین اس قسم کے قصون کا رواج حد سے بڑھ گیا ہے جو قوم اور

دل شکن نوٹ شائع ہوا ہے حضرۃ پیر صاحب یا ضمیمے کے نامہ نگار گورنمنٹ کو ایسے مشتبہ کرنیوالے نوٹ کا ضرور کچھ جواب دین لما سائین صاحب اور ضمیمہ کے نامہ نگار اس کی سیدھی رکیک تاویل کرین تو اور بات ہے لیکن معقول جواب دینا آسان نہین تلوارون کا نشان بنانا آخر اصل راز کو کھول کر پبلک کے سامنے رکھ ہی دیگا +

خلافت راشدہ کی قبولیت کے

متعلق مختلف مقامات سے خطوط آرہے ہین جنمین سے ایک خط کسی دوسرے مقام پر درج ہے یہ کتاب بہ کثرت سے شائع ہونی چاہیئے تھی مگر ہم نے صرف ۳۷۵ کا پیان طبع کی تہین جن مین سے ۶۷ ۳ طیار نہین پاس مفت اکابران شیعہ یا بعض شوقین مگر نادار لوگون مین تقسیم کرنیکے لیے ... کردی گئی ہین اور باقی ۳۷۵ مین سے قریبًا ۱۸ جلدین مختلف ایڈیٹران اخبار کے پاس بغرض ریویو روانہ کردی گئین اور ما بقی مین سے ۹ جلدین بغرض فروخت موجود ہین۔ جسکے لئے متواتر ... آرہے ہین تاہم بعض احباب کی تحریک خصوصًا حضرۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے ایما سے یہ اعلان کردیا جاتا ہے کہ آئندہ خریدار احباب کو خواہ وہ ایک ہی جلد کیون نہ خریدین خلافت راشدہ نصف قیمت پر دیجائے گی اور محصولڈاک اس مین شامل نہ ہوگا یعنی ۸ر فیجلد علاوہ محصولڈاک ہوگی۔

لاتقنطوا من رحمۃ اللہ

قرآن شریف کا کیسا جامع اور انسانی امیدون کو بڑھانے والا جملہ ہے حقیقت مین رحمت الٰہی تقاضا کرتی ہے کہ کوئی تشنہ دہان اس خوشگوار اور شیرین پانی کی بہتی ہوئی نالی پر اپنا منہ رکھدے اور اُسسے سیراب ہو ... یہ **رحمت الٰہی** کا خاصہ ہے کہ کوئی مریض درد کی شدت اور اضطراب مین اس سے طالب تسکین ہو اور وہ فورًا اس کو تسکین دے رحمت الٰہی ہر حال مین انسان کی دستگیری کرنیکو تیار اور آمادہ ہے مگر انسان اپنی جہالت اور ... کی وجہ سے کچھ ایسا سخت دل ہوگیا ہے کہ وہ اپنی ہمت اور اپنی طاقت پر قیاس کر کے خدا سے مایوس ہوجاتا ہے۔ خدا کرے کہ ہمارے دل اس سچی امید سے ہمیشہ لبریز رہین اور رحمت الٰہی کے حصول کے لئے بیقرار ہوکر دست بدعا رہین۔ آمین

انبیاء علیہم السلام کا دنیا سے خارق عادۃ **استغنا** ... سے ظاہر ہے کہ وہ اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہدیتے ہین **لا اسئلکم علیہ اجرا**

اور پھر ان کی لاانظیر استقامت اپنی دعوت اور تبلیغ مین عظیم الشان معجزات ہوتے ہین اہل دل کے لئے۔ اہل دنیا کی مخالفت اور ان کی راہ مین مختلف روکون کا پیدا کردینا ایکدم کے لئے ان کے ارادہ کو پست اور کمزور نہین کرسکتا۔ بلکہ جون جون مصائب اور مشکلات بڑھتے ہین وہ اور بھی ثابت قدم اور استقلال سے آگے بڑھتے ہین لیکن کوئی مشرک دنیا پرست اس قسم کی استقامت اور توکل اور استغنا کی نظیر پیش کرسکتا ہے؟ کبھی نہین +

مشہور امریکن مورخ اور ممبر پارلیمنٹ مسٹر برائس نے اکسفورڈ مین اپنے ایک لکچر کے درمیان کہا تھا کہ اسلام دو صدیون مین دنیا کے پردہ سے اُٹھ جائیگا اگرچہ مسٹر مذکور نے اپنے اس بیان پر کوئی قوی دلیل اور ناطق برہان پیش نہیں کی اور اس لئے ضروری نہ تھا کہ اس پر کوئی ایکشن لیا جاتا تاہم غالبًا ہمارے ناظرین یہ سنکر حیران ہون گے کیونکہ یہ پہلی صدا نہیں جو **اسلام** کے دنیا سے نیست و نابود کرنے کی پیشگوئی پر مشتمل انکے کان مین پہونچی ہو۔ عیسائی مذہبی دنیا بڑے زور و شور سے اس امر کی کوشش کرتی ہے کہ وہ اپنے ارادون مین کامیاب ہو مگر وہ خدا جس نے انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کا وعدہ دیا ہے اور جس نے ثابت کرکے دکھایا ہے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام وہ اگر غیر متغیر اور لایزال خدا ہے تو یہ سچی بات ہے کہ اسلام بھی **ابدی** دین ہے۔ بہرحال عیسائی تو مونکی اس قسم کی پیشگوئیون سے اتنا پتہ تو ملتا ہے کہ یہ پیشگوئیان ان اسباب اور حالات کو ملحوظ رکھ کر کیجاتی ہین جو آج روئے زمین پر اسلام کے ظاہر ہورہے ہین اس لئے کیون ہم ایسے بدخواہون کو یہ نہ سنادین کہ اے بدقسمت لوگو اسلام کا خاتمہ کردینے کی بیہودہ آرزو کرنے والو یاد رکھو کہ **اسلام** ایک زندہ مذہب ہے جس کی صداقتین ہمیشہ خدا تعالٰے سے الہام پاکر اور روح القدس کی تائید سے بولنے والون کے ذریعہ زندہ رہتی ہین اور آج بھی روئے زمین پر ایک شخص موجود ہے جس نے مردہ دین کا احیا کیا اور مسیح موعود کے نام سے بھیجا گیا۔ مبارک وہ جو اس کی راہ اختیار کرتا ہے کیونکہ **زندگی کا چشمہ وہی ہے**

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جمیع ممبران اہل بیت خدا کے فضل سے تندرست ہین حضرت حجۃ اللہ نزول المسیح کی تصنیف مین ہمہ تن مصروف ہین اور بڑی عجلت اور سرعت سے یہ کتاب طبع ہورہی ہے جسکی دوہزار جلدین مناسب طریق پر تقسیم کی جائینگی +

(۲) حضرۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اور مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامۃ بھی خدا کے فضل سے تندرست ہین اور اعلائے کلمۃ الاسلام مین علی قدر مراتب ساعی و سرگرم ہین۔ مولوی سید محمد احسن صاحب آجکل ڈیرہ دون مین ہین +

(۳) مدرسہ تعلیم الاسلام کی موسمی تعطیلات کی تقریب پر ایک مہینے کے لئے ۱۵ اگست ۱۹۰۲ء سے بند کیا گیا۔

(۴) جلسہ تاجپوشی کی تقریب پر مدرسہ تعلیم الاسلام ایک دن کے لئے بند رہا اور دفتر **الحکم** اور انوار احمدیہ پریس مین اس تقریب کی خوشی پر تعطیل کی گئی +

اس ہفتہ مین بیعت کرنیوالے احباب کے نام کالم بیعت مین درج ہین +

ہمارے مکرم بھائی ڈاکٹر قاضی محبوب عالم صاحب کے ہان فرزند تولد ہوا جسکا نام ایک رویا مین **شفیق احمد** بتایا گیا تھا حضرت اقدس نے بھی یہی نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالٰی مولود مسعود کو دینی اور دنیوی نعمتون سے بہرہ ور کرے + آمین

جناب میرزا خدا بخش صاحب جو مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے چندہ فراہم کرنیکے لئے حسب الارشاد حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود دورہ کررہے ہین آجکل پشاور مین ہین سلسلہ عالیہ کی ضروریات سے آگاہ قوم مدرسہ کی ضروریات پر پوری توجہ فرماکر میرزا صاحب کو اپنے مقاصد کی تکمیل مین پوری مدد دیگی۔ دراصل ان قومی ضرورتون کے لئے ہر فنڈ کے لئے ایک مستقل سرمایہ کی ضرورت ہے اور قوم کے سامنے اسی سوال کو پیش کیا جاتا ہے تاکہ آئے دن کی تکلیفون اور کشمکش سے گونہ رہائی ملے۔ ہم امید کرتے ہین کہ قوم کے اہل اثر بزرگ اپنی اپنی جگہ اس تجویز پر عمل کرنے کے

لحم خنزیر کیون نہ کہانا چاہیئے؟

اس کے جواب مین مسلمان اتنا کہدین توبس ہے :-
انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر
کیونکہ یہ فرمان الٰہی بہترین ادلہ ہے۔ مگر دوسرونکے لئے حجت نہین ہوسکتی لہذا آج ہم اسکی حرمت کے بعض وجوہ بدیہ ناظرین کرکے ملتجی ہین کہ قرآن شریف کی آیاۃ مین غور وفکر کرنیکے عادی بنین اور اسکے اوامر ونواہی سے فائدہ اٹھایا کرین +

گوشت خوک کے مضرات کے متعلق ہم انہین مصنفین ومحققین کے اقوال پیش کرتے ہین جن کی قومون مین اسکا بکثرۃ استعمال ہے "انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا" جیسی معتبر ومستند کتاب کے فاضل مولفین نے تسلیم کرلیا ہے کہ سور غذا کے لئے خوشگوار اور عمدہ گوشت بہم نہین پہنچا سکتا کیونکہ اس کی غذا مردود اور سڑا گلا گوشت حیوانات کا پس خوردہ گھوڑون کے فرش کی روندی ہوئی گھاس اور اسی قسم کی ردی چیزین ہوا کرتی ہین علاوہ اسکے وہ مہلک دہن مین ناگ زہریلے پودونکو بھی چٹ کرجاتا ہے جو خانگی جانورون اور پرندون کے حق مین سم قاتل ہین اسکا گوشت خاصیت مین نہایت گرم اور دیر ہضم ہے فاضل مصنف ممکیا (کتاب شیرخوار حیوانات) مین کہتا ہے کہ سور کی تاریخ مین بڑے کام کی بات ہے کہ قدیم مصنفون نے اسکے گوشت کے استعمال کو منع کیا اور اس کی کئی وجوہ ہین یعنی گرم ممالک کے ہر موسم مین اور منطقہ معتدلہ کے گرما مین اس حیوان کا گوشت بسبب اپنے تکلیف دہ کیڑون کے سخت ضرر رسان ثابت ہوا ہے خاصکر اس صورۃ مین جبکہ اس کے پخت وپز مین کوئی کسر رہ جائے تو یہ کیڑے کھانے والون کے جسم مین بالیدہ ہونے لگتے ہین۔ ایک قسم کے سور مین "ٹریچینا" کیڑے پیدا ہوتے ہین جسکی نسبت ان دنون بڑی توجہ ہو رہی ہے۔ یہ بہت چھوٹے کیڑے ہوتے ہین جو بغیر خوردبین کے بمشکل نظر آسکتے۔ کیونکہ یہ نہایت ہی باریک اور نازک بال کے برابر موٹے ہوا کرتے ہین۔ سور کے پٹھون مین انکا قیام ہوا کرتا ہے۔ جب ایسے حصون کا گوشت کھانے مین آتا ہے تو یہ کیڑے انسان کے امعا مین داخل ہوجاتے ہین چونکہ یہ مقام اُن کے رہنے کے قابل نہین وہ رگون مین گھس پڑتے اور خون روان کے ساتھ شامل ہوکر پٹھون مین پہنچ جاتے ہین جب وہان پر یہ اپنی ایذاده کارروائی شروع کرتے ہین تو انسان ناقابل برداشت درد مین مبتلا ہوجاتا ہے اور اسکے سخت بخار چڑھ آتا ہے یہ مرض آبادی شمالی جرمن کو سخت پریشان کئے ہوئے ہے اور امریکہ بھی اسی بلا کا شکار ہے البتہ فرانس وانگلینڈ اس مصیبت سے کسیقدر محفوظ ہین یہان پر جرمن وامریکہ کیطرح اس کے کباب خام مستعمل نہیں ہوا کرتے یہی محقق کہتا ہے کہ اگر ایشیائی ممالک مین اس گوشت کی قطعی ممانعت نہوتی تو اسکا استعمال وہان پر بحساب امراض کا موجب ہوتا معتدل ممالک مین بھی ثابت ہوچکا ہے کہ سور کا گوشت بیچنے والے مرض کدو دانے مین مبتلا ہوجاتے ہین۔ باایں بعضون کی رائے مین گوشت خوک دمہ والون کے لئے عمدہ غذا ہے اور اسکی ارزانی نے بہتون کو اسکا دلدادہ وشیدا بنا دیا لہذا وہ اسکے خرابیون کو دفع کرنے کے لئے ناخنون تک زور لگا رہے ہین۔ چنانچہ بعضون نے یہ ہدایتین کی ہین کہ (۱) سورونکی غذا پر سخت نگرانی رکھی جائے تاکہ وہ نکاری چیزین اور مردود گوشت نہ کہانے پائین (۲) اس کا گوشت بذریعہ خوردبین کے بڑی احتیاط سے دیکھ بھال لیا جائے (۳) کباب کے کیڑے دفع کرنے کے لئے گوشت کو خوب نمک آلودہ کرکے مسلسل دھوئین مین کم از کم ۲۴ گھنٹون تک رکھین (۴) خیال رہے کہ یہ کیڑے معمولی دھوئین کو خیال مین نہین لاتے اور دریافت ہوا ہے کہ تین دن تک دھوان ان کا بگاڑ نہین سکا۔ ہان اس سے زیادہ مدت تک دھوان دیا جائے تو ممکن ہے کہ وہ نیست ونابود ہوجاوین (۵) سور کے گوشت کو کہولتے ہوئے پانی مین پکانے سے ان زہریلے کیڑونکا مرجانا یقینی نہین جبتک عرصہ دراز تک اچھی طرح نہ پکایا جائے گو ایسی احتیاطین محالات سے ہین اگر اسکا انتظام بھی کیا جاوے تو کیا ہوا۔ کسیطرح سے اُس کو طیار کیجئے۔ نمکین کباب۔ بیکن ہام لارڈ۔ یا پڈنگ۔ اگر پورا پورا انتظام کیا گیا تو عجب نہین کہ کیڑے مرجائین مگر ان کے مردہ جسم گوشت سے الگ تو نہین کئے جا سکتے اور ان کا جو اثر ہوتا ہے وہ ہوکر رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مآل اندیش محققین اس کے مضر اور حرام ثابت کرنے مین مذہبی اور علمی ادلہ پیش کرتے ہین اور کوئی عجب نہین کہ اس گوشت کی برائی آفتاب کی طرح سب پر ظاہر ہوجاوے

علامہ ابی یومیکو مقیم مغربی افریقہ نے اپنے سالانہ لکچر مین بڑے زور سے کہا ہے کہ عیسائی کسیطرح لحم خنزیر کو اپنے لئے حلال نہین کرسکتے کیونکہ شریعت موسوی نے سخت ممانعت کی ہے اور سور نجس سمجھا گیا ہے نصاریٰ اُس کی حلیت پر انجیلی حجت پیش کرتے ہین "جسکو مین نے (خدا نے) پاک کیا اس کو حقیر نہ سمجھو" علامہ موصوف کہتا ہے کہ اس سے پطرس حواری کی یہ غرض تھی کہ کوئی کسی دوسرے شخص کو ذلیل نہ سمجھے ورنہ لازم آئیگا کہ ہم بندر سانپ چپکلی چھچھوندر غلیظ کیڑے وغیرہ کہانے کے مجاز ہوجائین۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوسکتا بعض عیسائی اس کی حلیت اس بائیبلی آیت سے اخذ کرتے ہین "جو چیز کہ انسان مین داخل ہوتی ہے اور سکو نجس نہین کرتی کیونکہ وہ اس کے دل مین نہین بلکہ معدہ مین چلی جاتی ہے" مگر علامہ مقرر نے اس کو لغو خیال کرتے ہوئے کہا کہ شریعت موسوی عہد عیسوی مین گو لحاظ عبادات ومراسم کفارہ گناہ متغیر ہوئی ہو مگر بلحاظ حفظان صحت وہ ہرگز منسوخ نہیں ہوسکتی بمسئلہ لحم خنزیر کو زیادہ تر حفظان صحت سے تعلق ہے لہذا کوئی وجہ نہیں کہ منہی موسوی۔ امر عیسوی ہوجائے اگر ایسی ہی تثلیث اور راضی برضا رہنا منظور تہا تو پھر عیسائی کیون جزامیون سے گریز کیا کرتے ہین۔ انہین کیون اپنے کنبے مین مل مل کر رہنے نہین دیتے۔ ان کی ہسپتالین کیون علیحدہ کردی گئین اوس کا جواب یہی دیا جائیگا کہ شریعت موسوی اس کی موید ہے۔ علاوہ اس فاضل کے عیسائیون کے محقق ومقبول مفسر ڈاکٹر آدم کلارک نے بھی گوشت خوک کو ناجائز سمجھا کسی دعوت مین جب اُس سے کہا گیا کہ ای ہمارے ہادی تو طعام ماحضر پر برکت کی دعا کر تو اُس نے لحم خنزیر پر دعا کرنے

... کیا ہے محقق ولسبٹر وفاضل ٹڈنس کہتے ہین کہ ۱۷۱۲ء تک اکثر یورپین اقوام کا یہ عقیدہ تہا کہ مرض خنازیر نہایت درجہ ایذا رسان ہے اور جب تک کہ بادشاہ وقت ... دست شفا دہ سے مس نہ کرے ہرگز صحت نہ ہوگی۔ ڈنس کا قول ہے کہ عہد شاہ چارلس دوم مین (۱۷-۹۲۱) اشخاص اس مہلک مرض مین مبتلا ہوئے اس سے قیاس کرلیا جاسکتا ہے ... یورپ پر کیا ستم ڈھایا ہوگا۔ قدیم اہل روما کو یہ دعوی نہ تہا کہ ... خنزیرین کنٹھمالے کی قسم کے امراض پائے جاتے تھے اور جب انسان اس کا استعمال ... اس مرض مین مبتلا ہوجاتے تھے تو اس کا نام اسکروفولا رکھ دیا گیا اور غالباً عربون نے اس کا ترجمہ خنازیر کرلیا (دیکھو حاشیہ صفحہ ۴)

خلافت راشدہ

ہم نے چاہا تہا کہ اس گرامی قدر کتاب کے مضامین کی فہرست جو پورے نو صفحوں پر طبع ہوئی ہے ناظرین الحکم کے مطالعہ کے لئے شائع کر دیتے تاکہ اُن کو معلوم ہو جاتا کہ یہ کتاب کسقدر عالی مضامین اور حقائق و معارف کے گران بہا موتیوں کی ہیں۔ مگر ہم کو افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ ابھی ہم ایسا نہیں کر سکے اور اب چونکہ اس کتاب کی بہت تھوڑی جلدین باقی رہ گئی ہیں یعنی ایکسو کے قریب اس لئے پھر دوسرے وقت اس کے تیسرے ایڈیشن کے لئے اشتہار دیتے وقت فہرست مضامین چھاپ دینے کا ارادہ ہے ذیل مین اپنے مکرم مخدوم منشی تاج الدین صاحب لاہوری کا ایک گرامی نامہ درج کرتے ہین جو انہون نے اس کتاب کے دوران مین شکر گذاری لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔

خدہ و نصلی

مخدومی حضرۃ مولانا صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مین اپنے تئین بڑا ہی ناشکرگزار جانتا اگر مین آپ کو اس کیفیت سے بے خبر رکہتا جو مجھ پر خلافت راشدہ کے مطالعہ کے وقت گذرتی ہے جس کو مین خاص اللہ تعالیٰ کا فضل جانتا ہون کیونکہ ایسے وقت مین بڑی بڑی دعائین بے اختیار منہہ سے نکلتی ہین۔ میرے اس مبالغہ پر خیال نفرمادین مین خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے اس وقت لکھہ رہا ہون۔ جون جون اس کو پڑھتا ہون مارے خوشی کے آنکھون سے آنسو جاری ہین اور ان عجیب در عجیب استدلالون کو پڑھکر اپنی جگہ پر سے کود پڑتا ہون اور بار بار درود شریف اور دعائین پڑھنے لگتا ہون اس قسم کے حرکات سے صاف پایا جاتا ہے کہ لاریب خدا تعالیٰ نے اس کتاب کے لکہنے مین آپ کی خاص مدد فرمائی ہے ورنہ آگے بھی تو آپ ہی کے قلم اور زبان سے نکلی ہوئی تحریرین ہوئی ہین۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ خود ہی لوگون کو الہام کرے کہ وہ ایکدفعہ اس نادر تالیف کو ضرور غور سے پڑھین تو بیشک اگر اہل بصیرۃ ہوئے تو بول اٹھینگے کہ حق اس وقت اسی احمدی جماعت مین پایا جاتا ہے باقی تو سب مردہ اور باطل پرست ہین۔ میری تو یہ حالت ہے جیسے بڑا لذیذ کہانا انسان آہستہ آہستہ کہاتا ہے اور اس کی لذت اٹھاتا ہے اسی طرح مین خلافت کی عبارت کو بار بار پڑھتا ہون اور آگے چلنے کو دل نہین چاہتا جب تک دو چار مرتبہ درود شریف اور دعا نہ کر لی جاوے خدا جانے یہی اوقات قبولیت دعا کے ہون اگر مین آپ کے روبرو اس کتاب کو پڑہتا اور میری یہی حالت ہوتی تو آپ ضرور کہتے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایمان مین ترقی ہو۔ آج میرا ارادہ ہے بھائیون کو مسجد مین تھوڑی سی سناؤن۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے والسلام۔ خواستگار دعا

خاکسار تاج الدین ۹ اگست ۱۹۰۲ء

تفسیر القرآن

(دوسرا پارہ)

تفسیر القرآن کے دوسرے پارہ کی اشاعت مین بظاہر اس قدر دیر ہوئی ہے کہ لوگون کو کہ جنہون نے پہلا پارہ پڑھ لیا ہے زیادہ انتظار کی طاقت نہین اور وہ اضطراب سے بھرے ہوئے خطوط میرے پاس روانہ کرتے ہین۔

مین نے تفسیر القرآن کے پہلا پارہ کی اشاعت کرتے وقت ظاہر کیا تہا کہ اس عظیم الشان کام کا سرانجام میری طاقت اور ہمت سے بہت ہی بالاتر ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق بدون ممکن نہین کہ اس راہ مین قدم اُٹھا سکون۔ اسی کی تائید اور توفیق کے بھروسہ پر اس خدمت کے لئے مین نے قدم اُٹھایا ہے ورنہ مین صاف ظاہر کرتا ہون کہ اس مہتم بالشان کام کی قابلیت مجھ مین نہین یہ اس کا فضل تہا کہ پہلا پارہ طیار ہو گیا اور دوسرا چھپ رہا ہے۔ دوسری پارہ کی ترتیب مین بعض امور کو خصوصیت سے مد نظر رکہا گیا ہے اور سب سے بڑھکر یہ کہ حضرۃ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب بھی اس مسودہ کو جو حضرۃ حکیم الامت کی اصلاح کے بعد مجھکو ملتا ہے بہ نظر غور پڑھتے اور اس مین ضروری اصلاحین فرماتے ہین

دو تین مہینون سے اس کام کی طرف بالکل توجہ نہین کر سکا اور ناظرین نے اشتیاق نے اپنے خطوط کے ذریعہ مجھے بہت ہی شرمندہ کیا ہوا ہے ان کا روز افزون اضطراب مجھے مجبور کرتا ہے اور اکثرون نے اس قسم کی خواہش ظاہر کی ہے کہ جس جس قدر حصہ طبع ہوتا جاوے وہ ساتھ کا ساتھ خریدارون کے پاس بھیجا جاوے۔ اگرچہ میرا شروع سے یہی ارادہ اور خیال تہا کہ ایک ایک پارہ ہی جاوے لیکن اگر ناظرین زیادہ ہی مجبور کرتے ہین اور اسی طریق کو پسند کرتے ہین کہ جس جس قدر طبع ہوتا جاوے ساتھ ساتھ بھیجا جاوے۔ تو مین اس پر بھی عملدر آمد کرنیکو آمادہ ہون اور ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء تک اس تجویز کی کافی مخالفت نکی گئی تو مین ۲۶ اگست ۱۹۰۲ء کو انشاء اللہ تعالیٰ چار جز و خریداران تفسیر القرآن کو بھیجدونگا اور آئندہ اسی طرح پر روانہ کرتا ہونگا انشاء اللہ

خاکسار شیخ یعقوب علی تراب

احمدی ایڈیٹر

عسل مصفّٰی

مولفہ جناب میرزا خدا بخش صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کے دعاوی کی تصدیق مین اور معترضون کے اعتراضون کا دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۷۴۸ صفحہ کی کتاب قادیان مین قاضی ضیاء الدین صاحب اور مالیر کوٹلہ مین مولوی محمد زمان سے ۲ علاوہ محصولڈاک ملتی ہے

محققین حال نے دریافت کیا ہے کہ لحم خنزیر سے غلو صفرہ۔ سوئی ہاضمہ اور جلدی امراض کو بڑی مدد ملتی ہے چکاگو کی مجلس ادویہ نے اس مسئلہ کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی تمام کی تھی جس نے بعد تحقیقات ظاہر کر دیا کہ فیصدی دو اور بعض اوقات اس سے زیادہ سؤرون مین ترچنا کیڑے اور دوسری قسم کے خراب مادے پائے گئے غالباً یہ اسی قسم کے بہت سے مصالح کا لحاظ کرتے ہوئے اسلام نے اسکو قطعاً حرام کر دیا اور ۱۳ سال سے بعد مہذب دنیا کی آنکھین کہلین اور اسلامی حکم حرمت خنزیر کی خوبیان اس کی

کلمات طیبات

حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کیلیے دیکھو گذشتہ اشاعت

پھر عقلمند کو ماننے میں کیا تامل ہو سکتا ہے جب وہ ان تمام امور کو جو بیان کیے جاتے ہیں یکجائی نظر سے دیکھے گا۔ اب میرا مدعا اور منشا اس بیان سے یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اس نے ظاہر کیے ہیں اس سے اسکی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آجاوے جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وہ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں داخل ہوتے ہیں اسلیے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کیطرف کریں۔ فیج اعوج (ٹیڑھی فوج) کے دشمن ہوں۔ اسلام پر تین زمانے گذرے ہیں ایک قرون ثلثہ اس کے بعد فیج اعوج کا زمانہ جس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْھُمْ یعنی نہ وہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں اور تیسرا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانے سے ملحق ہے بلکہ حقیقت میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے فیج اعوج کا ذکر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھی فرماتے تو بھی قرآن شریف ہمارے ہاتھ میں ہے اور اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ صاف ظاہر کرتا ہے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی ہے جو صحابہ کے مشرب کے خلاف ہے اور واقعات بتا رہے ہیں کہ اس ہزار سال کے درمیان اسلام بہت سی مشکلات اور مصائب کا نشانہ رہا ہے معدودے چند کے سوا سب نے اسلام کو چھوڑ دیا اور بہت سے فرقے معتزلہ اور اباحتی وغیرہ پیدا ہو گئے۔

ہمکو اسبات کا اعتراف ہے کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ اسلام کی برکات کا نمونہ موجود نہ ہو مگر وہ ابدال اور اولیاء اللہ جو اس درمیانی زمانہ میں گذرے انکی تعداد اسقدر قلیل تھی کہ ان کروڑوں انسانوں کے مقابلہ میں جو صراط مستقیم سے بھٹک کر اسلام سے دور جا پڑے تھے کچھ بھی چیز نہ تھے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوۃ کی آنکھ سے اس زمانہ کو دیکھا اور اس کا نام فیج اعوج رکھدیا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک اور گروہ کثیر کو پیدا کرے جو صحابہ کا گروہ کہلائے مگر چونکہ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت یہی ہے کہ اس کے قائم کردہ سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوا کرتی ہے اس لیے ہماری جماعت کی ترقی بھی تدریجی اور کَزَرْعٍ (کھیتی کیطرح) ہوگی اور وہ مقاصد اور مطالب اس بیج کیطرح ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ وہ مراتب اور مقاصد عالیہ جن پر اللہ تعالیٰ اسکو پہونچانا چاہتا ہے ابھی بہت دور ہیں۔ وہ حاصل نہیں ہو سکتے ہیں جب تک وہ خصوصیت پیدا نہ ہو جو اس سلسلہ کے قیام سے خدا کا منشا ہے توحید کے اقرار میں بھی خاص رنگ ہو تبتل الی اللہ ایک خاص رنگ کا ہو۔ ذکر الٰہی میں خاص رنگ ہو حقوق اخوان میں خاص رنگ ہو۔

تمام انبیا علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہونگے۔

خدا تعالیٰ کی محبت کی بابت تو خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن بعض اشیا بعض سے پہچانی جاتی ہیں مثلاً ایک درخت کے نیچے پھل ہوں تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی ہوں گے لیکن اگر نیچے کچھ بھی نہیں تو اوپر کی بابت کب یقین ہو سکتا ہے اسیطرح جب بنی نوع انسان اور اپنے اخوان کے ساتھ جو یگانگت اور محبت کا رنگ ہو اور وہ اس اعتدال پر ہو جو خدا نے قائم کیا ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی محبت ہے پس بنی نوع کے حقوق کی نگہداشت اور اخوان کے ساتھ تعلقات بشارت دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کا رنگ بھی ضرور ہے۔

دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اسکے لیے طیار رہے اسی لیے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ہر وقت جبتک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے اور ان ہر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق عباد۔

اور حقوق عباد بھی دو قسم کے ہیں ایک وہ جو دینی بھائی ہو گئے ہیں خواہ وہ بھائی ہے یا باپ ہے یا بیٹا مگر ان سب میں ایک دینی اخوت ہے اور ایک عام بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اسی کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اسکی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیے کوئی فرق نہ آوے۔ اس لیے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہیے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لیے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالیٰ

کوئی تبدیلی نہیں لگائی کہ دشمن کے لیے دعا کرو تو تبدیل نہیں کروں گا۔ بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لیے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے اکثر دعا کیا کرتے تھے۔ اس لیے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیے۔ اور حقیقۃً موذی نہیں ہونا چاہیے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں خدا تعالیٰ اس سے کہ کسیکو حقیقی طور پر ایذا پہونچائی جاوے اور ناحق بخل کی راہ سے دشمنی کی جاوے ایسا ہی بیزار ہے جیسے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی اس کے ساتھ ملایا جاوے۔ ایک جگہ وہ فصل نہیں چاہتا اور ایک جگہ وصل نہیں چاہتا۔ یعنی بنی نوع کا باہمی فصل اور اپنا کسی غیر کے ساتھ وصل۔ اور یہ وہی راہ ہے کہ منکروں کے واسطے بھی دعا کی جاوے۔ اس سے سینہ صاف اور انشراح پیدا ہوتا ہے اور ہمت بلند ہوتی ہے اس لیے جبتک ہماری جماعت یہ رنگ اختیار نہیں کرتی اسمیں اور اس کے غیر میں پھر کوئی امتیاز نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص ایک کے ساتھ دین کی راہ سے دوستی کرتا ہے اور اس کے عزیزوں سے کوئی ادنیٰ درجہ کا ہے۔ تو اس کے ساتھ نہایت رفق اور ملائمت سے پیش آنا چاہیے۔ اور ان سے محبت کرنی چاہیے کیونکہ خدا کی یہ شان ہے

بدان را بہ نیکاں ببخشد کریم

پس جو تم میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیے کہ تم ایسی قوم بنو جس کی نسبت آیا ہے

فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ

یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس بدبخت نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ہے ان کی تعلیم کا جو تخلقوا باخلاق اللہ میں پیش کی گئی ہے

ڈائری کا اقتباس

(ایڈیٹر کے اپنے الفاظ اور طرز میں)

۹ اگست ۱۹۰۲ء

قیصر کی تاجپوشی

سیر میں مختلف تذکروں کے بعد قیصر ہند کی تاجپوشی کا ذکر آیا۔

فرمایا کہ رعیت کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ شاہ ایڈورڈ ہفتم ہندوستان کے سرپرست ہوے میری رائے تو یہ ہے کہ نوجوان بادشاہ کی نسبت بوڑھا بادشاہ رعایا کے لیے بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ کیونکہ نوجوان اپنے جذبات اور جوش کے نیچے کبھی کبھی رعایا کے حقوق اور نگہداشت کے طریقوں میں فروگذاشت کر بیٹھتا ہے۔ مگر عمر رسیدہ بادشاہ اپنی عمر کے مختلف حصوں میں گذر جانے کے باعث تجربہ کار ہوتا ہے اس کے جذبات دبے ہوے ہوتے ہیں۔ خدا کا خوف اس کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے اس لیے وہ رعایا کے لیے بہت ہی مفید اور خیر خواہ ہوتا ہے۔

۱۰ اگست کی سیر میں

ایمان ہی سچا سکھ ہے

شیعوں کے لاہوری مجتہد سید علی حائری کے دوسرے اشتہار یا رسالہ کا تذکرہ تھا جسمیں علی حائری نے لغو اور بیہودہ طریق پر حضرت امام حسین کی فضیلت کو کل انبیا پر ثابت کرنے کی بالکل بیہودہ کوشش کی ہے۔ اور ضمناً اس امر پر بھی ذکر ہوا کہ ہمارے مخالفین مکذبین کا جو انجام ہوا ہے وہ ایک زبردست نشان ہے مثلاً غلام دستگیر کا اپنی کتاب میں مباہلہ کرنا اور پھر اسکے چند روز بعد مر جانا یا مولوی اسمعیل علیگڈھی کا مباہلہ کرنا اور ہلاک ہونا ایسا ہی لدھیانہ کے اول المکذبین مولوی عبد العزیز کا تباہ ہونا۔ یا دوسرے مخالفوں کا مختلف اذیتوں اور تکلیفوں میں مبتلا اور اس سلسلہ کا کامیاب اور بامراد ہونا یہ عظیم الشان نشان ہے۔

پھر باتوں ہی باتوں میں جناب نواب صاحب نے ذکر کیا کہ ایک شخص سے میں نے کہا کہ مومن ہی دنیا و آخرت میں سچا سکھ پاتا ہے جس پر وہ شخص کہنے لگا کہ پھر سب سے بڑھ کر مومن تو انگریز ہیں۔ اس پر حضرت حجۃ اللہ نے جو کچھ فرمایا اسکا خلاصہ وہ عنوان ہے جو ہم نے اس نوٹ کے حاشیہ میں لکھدیا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کہ سچا سکھ یا راحت کفار کو حاصل ہے ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ یہ لوگ شراب جیسی چیزوں کے کیسے غلام ہیں اور ان کے حوصلے کیسے پست ہیں اگر اطمینان اور سکینت ہو تو پھر خودکشیاں کیوں کرتے ہیں۔ ایک مومن کبھی خودکشی نہیں کر سکتا۔ جیسے شراب اور دوسرے نشہ بظاہر غم غلط کرنے والے مشہور ہیں اسی طرح سب سے بہتر غم غلط کرنے والا اور راحت بخشنے والا سچا ایمان ہے۔ یہ مومن ہی کے لیے ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ۔

مخلوق پرست دانشمند کہاں

حضرت امام حسین کی فضیلت کے دلائل یا دعاوی جو سید علی حائری نے بیان کیے ہیں ان کے تذکرے پر حضرت اقدس نے ایک موقع پر فرمایا کہ مخلوق پرست کبھی دانشمند نہیں ہو سکتے اب تو زمانہ بھی ایسا آگیا ہے علمی تحقیقات اور ایجادوں نے خود دلوں پر ایک اثر کیا ہے اور لوگ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ یہ خیالی امور ہیں۔

۱۰ اگست کی شام : حضرت اقدس علیہ السلام

نے مولوی **محمد علی** صاحب کو وہ چٹھی دی
جو ڈاکٹر ڈوئی امریکہ کے مشہور عیسائی
مفتری کے نام لکھی ہے چنانچہ وہ چٹھی
پڑھ کر سنائی گئی اس چٹھی کو ہم انشاء اللہ
اخیر ستمبر ۱۹۰۲ء تک الحکم میں شائع
کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔ تاہم حاصل
بالمطلب کے طور پر اتنا اب بھی لکھ دیتے
ہیں۔ کہ حضرت اقدس نے اس چٹھی میں ایک
عظیم الشان **فیصلہ** کی بنیاد رکھدی
ہے + ہمارے ناظرین اخبار کو غالباً
معلوم ہوگا کہ ڈاکٹر ڈوئی کا یہ دعویٰ ہے
کہ وہ عہد نامہ کا رسول ہے وہ ایلیاس
پیغمبر ہے جسکا آنا مسیح سے پہلے ضروری
تھا۔ اور اُس نے اپنے اخبار میں یہ پیشگوئی
کی ہے کہ وہ سلطنت وہ انسان وہ قوم
ہلاک ہوجائے گی جو اسکو رسول نہیں
مانتے۔ اور مسلمانوں کا خصوصیت سے
ذکر کیا ہے + اور اس پیشگوئی میں ہماری
گورنمنٹ کو بھی داخل کرلیا ہے۔ اور
تمام دنیا کی سلطنتوں کو شامل کیا ہے۔
حضرت اقدس نے اس چٹھی کے ذریعہ
ڈاکٹر ڈوئی کو دعوت کی ہے کہ اب فیصلہ
کا طریق آسان ہے اسقدر مسلمانوں کے
ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں۔
کیونکہ مسیح موعود جس کا ڈاکٹر ڈوئی
انتظار کرتا ہے آگیا ہے وہ میں ہوں
پس میرے ساتھ مقابلہ کرکے یہ فیصلہ ہو
سکتا ہے کہ کون کاذب اور مفتری ہے
ڈاکٹر ڈوئی اپنے مریدوں میں سے ایک ہزار
آدمی کے دستخط دیکر ایک قسم اس طرح
شائع کردے کہ ہم دونوں میں سے
جو کاذب اور مفتری ہے وہ راستباز
اور صادق سے پہلے ہلاک ہوجاوے
پس پھر کاذب کی موت خود ایک نشان
ہوجاوے گا یہ خلاصہ ہے اس چٹھی کا
جس میں اور بھی بہت سے حقائق ہیں
حضرت اقدس نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اب
وہ وقت آگیا ہے کہ ہمیشہ کے لیے ثابت
کردیا جاوے کہ یہ غلط خیال ہے کہ تلوار
کبھی مذہب کا فیصلہ نہیں کرسکتی

یعنی مسئلہ جہاد پر روشنی ڈالی ہے اور
اس کے ضمن میں حضرت مسیح کی موت اور
آپ کی قبر پر بحث کی ہے اور ان واقعات
کی بنا پر جو انجیل میں درج ہوئے ہیں ثابت
کیا ہے کہ وہ صلیب پر نہیں مرے بلکہ
وہاں سے بچکر نکل کھڑے ہوئے اور کشمیر
میں آکر فوت ہوئے۔
اس چٹھی کے ختم کرنے کے بعد مولوی
عبداللہ صاحب کشمیری نے ایک فارسی
نظم غازی و گولڑوی کے جواب میں پڑھی جو
دوسری جگہ درج ہے۔ پھر مولوی جمال الدین
صاحب سیکھواں والے نے ایک پنجابی نظم
تصدیق المسیح میں جو سوہل کے خیاطوں کو
مخاطب کرکے لکھی گئی ہے پڑھ کر سنائی
جس میں حضرت حجۃ اللہ کی صداقت کا معیار
آپ کی عظیم الشان کامیابیاں اور دشمنوں
کی نامرادیاں مذکور تھیں۔ ان نظموں کے
پڑھے جانے کے بعد نماز عشاء ادا کی گئی +

۹ اگست کی شام

حضرت اقدس نماز مغرب
سے فارغ ہوکر حسب
معمول بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد
کپورتھلہ سے آئے ہوئے دو تین احباب
نے بیعت کی بیعت کے بعد ایک صاحب
کی نسبت عرض کیا گیا کہ یہ قاری ہیں آپ نے
فرمایا کہ کچھ سناؤ۔ چنانچہ انھوں نے
آنحضرت علیہ السلام کے ارشاد کے موافق
سورۂ مریم کا ایک رکوع نہایت ہی
عمدہ طور پر پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد
قاری صاحب سے حضرت اقدس معمولی امور
دریافت فرماتے رہے۔ زاں بعد قاری
صاحب نے عرض کی کہ حضور بہت عرصہ
سے مجھے اس امر کا اشتیاق ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مجھے ہوجاوے
اس لیے آپ کوئی وظیفہ مجھے بتادیجیے
کہ ایک جھلک ہوجاوے۔ اس پر حضرت
اقدس نے فرمایا
دیکھو آپ نے میری بیعت کی جو شخص

بیعت میں داخل ہوتا ہے اُس کے لیے
ضروری ہے کہ وہ ان مقاصد کو مد نظر
رکھے جو بیعت سے ہیں یہ امور کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوجاوے
اصل منشا اور مدعا سے دور ہیں انسان کا
اصل منشا یہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے
قرآن شریف میں بھی یہ اصل مقصد نہیں
رکھا گیا بلکہ فرمایا ہے **إِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ
اللَّهُ** اصل غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی سچی اتباع ہے۔ جب انسان آپ کی
اتباع میں کھویا جاتا ہے تو ایسا بھی ہوجاتا
ہے کہ ضمناً زیارت بھی ہوجاوے جیسے
کوئی میزبان کسی کی دعوت کرتا ہے تو وہ
اُس کے لیے عمدہ کھانے لاتا ہے لیکن
ان کھانوں کے ساتھ وہ ایک دسترخوان
بھی لے آتا ہے ہاتھ بھی دھلائے جاتے
ہیں۔ حالانکہ اصل مقصد تو کھانا ہوتا ہے
اسی طرح پر جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی سچی اتباع کرتا ہے اور اسی کو اپنا
مقصد ٹھہراتا ہے اس کے ساتھ آپ کی
زیارت کا ہوجانا بھی کسی وقت ممکن ہے
دیکھو بہت سے لوگ یہاں جو بیعت کرنے
کے لیے آتے ہیں وہ مجھے دیکھتے ہیں لیکن
اگر ان میں وہ تبدیلی جو میری اصل غرض ہے
اور جس کے لیے میں بھیجا گیا ہوں نہیں ہوتی
تو میرے دیکھنے سے انکو کیا فائدہ ہوا۔ اس
طرح خدا تعالے کے نزدیک وہ شخص بڑا
ہی بدبخت ہے اور اُس کی کچھ بھی قدر اللہ
تعالے کے حضور نہیں جسنے گو سارے انبیا
علیہم السلام کی زیارت کی ہو مگر وہ سچا اخلاص
وفاداری اور خدا تعالے پر سچا ایمان خشیۃ
اللہ اور تقوی اس کے دل میں نہ ہو + پس
یاد رکھو کہ نری زیارتوں سے کچھ نہیں ہوتا
خدا تعالے نے جو پہلی دعا سکھلائی ہے
**اهدنا الصراط المستقيم صراط
الذين انعمت عليهم** ہے اگر خدا تعالے
کا اصل مقصود زیارت ہوتا تو وہ اهدنا
کی جگہ ارنا صورة الذين انعمت عليهم
کی دعا تعلیم فرماتا جو نہیں کیا گیا۔ رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی میں دیکھا کہ آپ نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ مجھے ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہو جاوے۔ گو آپ کو معراج میں سب کی زیارت بھی ہو گئی۔ پس یہ امر مقصود بالذات ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اصل مقصد تو اتباع ہے۔ چونکہ سورہ فاتحہ کا ذکر تھا آپ نے فرمایا کہ اس میں تین گروہوں کا ذکر ہے اول منعم علیہم۔ دوم مغضوب سوم ضالین۔ مغضوب سے مراد بالاتفاق یہود ہیں اور ضالین سے نصاریٰ اب تو سیدھی بات ہے کہ کوئی دانشمند باپ بھی اپنی اولاد کو وہ تعلیم نہیں دیتا جو اسکے پیش آنے والی نہ ہو پھر خدا تعالیٰ کی نسبت یہ کیونکر روا رکھ سکتے ہیں کہ اس نے ایسی دعا تعلیم کی جو پیش آنیوالے امور نہ تھے؟ نہیں بلکہ یہ امور سب ہونے والے تھے مغضوب سے مراد یہود ہیں اور دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امت کے بعض لوگ یہودی صفت ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان سے تشبہ اختیار کریں گے کہ اگر یہودی نے ماں سے زنا کیا ہو تو وہ بھی کریں گے۔ اب وہ یہودی جو خدا تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت پڑی تھی۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں یہ سب واقعات پیش آئیں گے۔ وہ وقت اب آ گیا ہے۔ میری مخالفت میں یہ لوگ انہی ایک قدم بھی پیچھے نہیں رہے۔

اس کے بعد حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب نے عرض کی کہ حضور ایک سوال اکثر آدمی دریافت کرتے ہیں کہ انکو بعض وقت ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ جبتک وہ کسی اہلکار وغیرہ کو کچھ نہ دیں انکا کام نہیں ہوتا اور وہ تباہ کر دیتے ہیں فرمایا میرے نزدیک رشوت کی یہ تعریف ہے کہ کسی کے حقوق کو زائل کرنے کے واسطے یا ناجائز طور پر گورنمنٹ کے حقوق کو دبانے کے لیے کوئی مال الاخفا کسی کو دیا جائے لیکن اگر ایسی صورت ہو کہ کسی دوسرے کا اس سے کوئی نقصان نہ ہو اور نہ کسی دوسرے کا کوئی حق ہو صرف اس لحاظ سے کہ اپنے حقوق کی حفاظت میں کچھ دیدیا جاوے تو کوئی حرج نہیں اور یہ رشوت نہیں بلکہ اسکی مثال ایسی ہے کہ ہم راستہ پر چلے جاویں اور سامنے کوئی کتا آ جاوے تو اسکو ایک ٹکڑا روٹی کا ڈالکر اپنے طور پر جاویں اور اس کے شر سے محفوظ رہیں۔

اسپر حضرت حکیم الامت نے عرض کی کہ بعض معاملات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ اصل میں حق پر کون ہے فرمایا ایسی صورتوں میں استفتاء قلب کافی ہے اسمیں شریعت کا حصر رکھا گیا ہے۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اسپر اگر زیادہ غور کیا جاوے تو امید ہے قرآن شریف سے بھی کوئی نص مل جاوے۔ بعد نماز عشا حضور تشریف لے گئے۔

۱۱ر اگست ۱۹۰۲ء

ایک قریشی صاحب کئی روز سے بیمار ہو کر دارالامان میں حضرت حکیم الامۃ کے علاج کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ انھوں نے متعدد مرتبہ حضرت حجۃ اللہ کے حضور دعا کے لیے التجا کی آپ نے فرمایا ہم دعا کریں گے۔ ۱۰ر اگست کی شام کو اس نے بذریعہ حضرت حکیم الامت التماس کی کہ میں حضور مسیح موعود کی زیارت کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں مگر پاؤں کے متورم ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتا حضرت نے خود ۱۱ر اگست کو انکے مکان پر جا کر دیکھنے کا وعدہ فرمایا چنانچہ وعدہ کے ایفا کے لیے آپ سیر کو نکلتے ہی خدام کے حلقہ میں اس مکان پر پہونچے جہاں وہ فروکش تھے۔ آپ کچھ دیر تک مرض کے عام حالات دریافت فرماتے رہے زاں بعد بطور تبلیغ فرمایا۔

کہ میں نے دعا کی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ نری دعائیں کچھ نہیں کر سکتی ہیں جبتک اللہ تعالیٰ کی مرضی اور امر نہ ہو۔ دیکھو اہل حاجت لوگوں کو کسقدر تکالیف ہوتی ہیں مگر حاکم کے ذرا کہدینے اور توجہ کرنے سے وہ دور ہو جاتی ہیں اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کے امر سے سب کچھ ہوتا ہے۔ میں دعا کی قبولیت کو اسوقت محسوس کرتا ہوں جب اللہ تعالیٰ کیطرف سے امر اور اذن ہو۔ کیونکہ اس نے اُدْعُوْنِیْ تو کہا ہے مگر اَسْتَجِبْ لَکُمْ بھی ہے۔

یہ ضروری بات ہے کہ بندہ اپنی حالت میں ایک پاک تبدیلی کرے اور اندر ہی اندر خدا تعالیٰ سے صلح کر لے اور یہ معلوم کرے کہ وہ دنیا میں کس غرض کے لیے آیا ہے اور کہاں تک اس غرض کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب تک انسان اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض نہیں کرتا اسوقت تک کسی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر انسان تبدیلی کرے تو خدا تعالیٰ پھر رجوع برحمت کرتا ہے اسوقت طبیب کو بھی سوجھ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر کوئی امر مشکل نہیں بلکہ اس کی تو شان ہے اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔

ایک بار میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک ڈپٹی انسپکٹر پنسل سے ناخن کا میل نکالا کرتا تھا جس سے اسکا ہاتھ ورم کر گیا آخر ڈاکٹر نے ہاتھ کاٹنے کا مشورہ دیا اس نے معمولی بات سمجھی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح ایک دفعہ میں نے پنسل کو ناخن سے بنایا دوسرے دن جب میں سیر کو گیا تو مجھے اس ڈپٹی انسپکٹر کا خیال آیا اور ساتھ ہی میرا ہاتھ ورم کر گیا میں نے اسی وقت دعا کی اور الہام ہوا اور پھر دیکھا تو ہاتھ بالکل درست تھا اور کوئی ورم یا تکلیف نہ تھی۔ غرض بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی مگر اس کے لیے یہ ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے پھر جسکو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے تو اس کی زندگی میں ترقی دیدیتا ہے۔

ہماری کتاب میں اس کی بابت صاف لکھا ہے وَاَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ۔ ایسا ہی پہلی کتابوں سے بھی پایا جاتا ہے۔ سخرفیاہ نبی کی کتاب میں بھی درج ہے۔

انسان بہت بڑے کام کے لیے بھیجا گیا ہے لیکن جب وقت آتا ہے اور وہ اس کام کو پورا نہیں کرتا ۔ تو خدا اُس کا تمام کام کر دیتا ہے خادم کو ہی دیکھلو کہ جب وہ ٹھیک کام نہیں کرتا تو آقا اُسکو الگ کر دیتا ہے ۔ پھر خدا تعالے اس وجود کو کیونکر قائم رکھے جو اپنے فرض کو ادا نہیں کرتا ۔

ہمارے . . . مرزا صاحب پچاس برس تک علاج کرتے رہے انکا قول تھا کہ انکو کوئی حکمی نسخہ نہیں ملا ۔ سچ یہی ہے کہ خدا تعالے کے اذن کے بغیر ہر ایک ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہو سکتا ۔ توبہ و استغفار بہت کرنی چاہیے تا خدا تعالے اپنا فضل کرے ۔ جب خدا تعالے کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے ۔ خدا نے یہی فرمایا ہے کہ دعا قبول کروں گا اور کبھی کہا کہ میری قضا و قدر مانو اس لیے میں تو جبتک اذن نہ ہو لے کم اُمید قبولیت کی کرتا ہوں ۔ بندہ نہایت ہی ناتوان اور بے بس ہے پس خدا کے فضل پر نگاہ رکھنی چاہیے ۔

حکام اور برادری سے تعلق — چودھری عبداللہ خاں صاحب نمبردار بہلول پور نے سوال کیا کہ حکام اور برادری سے کیا سلوک کرنا چاہیے ۔ فرمایا ہماری تعلیم تو یہ ہے کہ سب سے نیک سلوک کرو ۔ حکام کی سچی اطاعت کرنی چاہیے کیونکہ وہ حفاظت کرتے ہیں جان اور مال اُنکے ذریعہ امن میں ہے ۔ اور برادری کے ساتھ بھی نیک سلوک اور برتاؤ کرنا چاہیے کیونکہ برادری کے بھی حقوق ہیں البتہ جو متقی نہیں اور بدعات و شرک میں گرفتار ہیں اور ہمارے مخالف ہیں اُن کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے تاہم اُن سے نیک سلوک کرنا ضرور چاہیے ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو جو دنیا میں کسی سے نیکی نہیں کر سکتا وہ آخرت میں کیا اجر لے گا ۔ اس لیے سب کے لیے نیک اندیش ہونا چاہیے ہاں مذہبی امور میں اپنے آپ کو بچانا چاہیے جسطرح طبیب ہر مریض کی خواہ ہندو ہو یا عیسائی یا کوئی ہو سب کی تشخیص اور علاج کرتا ہے اسطرح پر نیکی کرنے میں عام اصولوں کو مدنظر رکھنا چاہیے ۔

اگر کوئی یہ کہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کفار کو قتل کیا گیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے پہلا وجہ قتل کرنے مسلمانوں کے مجرم ہو چکے تھے انکو جو سزا ملی وہ مجرم ہونے کی حیثیت سے تھی ۔ محض انکار اگر سادگی سے ہو اور اس کے ساتھ شرارت اور ایذا رسانی نہ ہو تو وہ اس دُنیا میں عذاب کا موجب نہیں ہوتا ۔

رشوت — رشوت ہرگز نہیں دینی چاہیے یہ سخت گناہ ہے مگر میں رشوت کی یہ تعریف کرتا ہوں کہ جس سے گورنمنٹ یا دوسرے لوگوں کے حقوق تلف کیے جاویں ۔ میں اس سے سخت منع کرتا ہوں لیکن ایسے طور پر کہ بطور نذرانہ یا ڈالی اگر کسیکو دی جاوے جس سے کسی کے حقوق کے اتلاف مدنظر نہ ہو بلکہ اپنی حق تلفی اور شرارت سے بچنا مقصود ہو تو یہ میرے نزدیک منع نہیں اور میں اسکا نام رشوت نہیں رکھتا کسی کے ظلم سے بچنے کو شریعت منع نہیں کرتی بلکہ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ فرمایا ہے ۔

نماز کیطرف توجہ — خانصاحب نواب خاں صاحب جاگیردار مالیر کوٹلہ نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ ارادت کا اظہار کرتا ہے مگر چاہتا ہے کہ اسکی توجہ نماز کیطرف ہو جاوے فرمایا کہ یہ لوگ خدا تعالے سے ایسی شرطیں کیوں کرتے ہیں پہلے خود کوشش کرنی چاہیے قرآن شریف میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ مقدم ہے ۔ خدا تعالے پر کسی کا حق واجب نہیں ۔ اگر وہ خود کوشش کرنا چاہتے ہیں تو مہینے تک یہاں آکر رہیں خدا نے فرمایا ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یہاں وہ نماز پڑھنے والوں کو دیکھیں گے باتیں سنیں گے خدا تعالے تو غنی ہے اگر ساری دنیا اس کی عبادت نہ کرے تو اسکو کیا پروا ہے ہزار دل مومن انسان تبدیل کرے تو خدا کو خوش کر سکتا ہے خدا تعالے کی آزمائش کرنا یہ اچھا طریق نہیں ۔

حدیث — حدیثیں دو قسم کی ہیں ۔ اوّل وہ جو صراحتہ بلا تاویل ہماری مؤید اور معاون ہیں جیسے اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ ۔ فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ ۔ لَا مَھْدِیَّ اِلَّا عِیْسٰی وغیرہ اور دوم کچھ اس قسم کی ہیں جو ہمارے مخالف پیش کرتے ہیں اُن میں سے بعض تو ایسی ہیں کہ ذرا سی توجہ سے انکا مضمون اور مفہوم ہمارے مطابق ہو جاتا ہے اور بعض بالکل محرف و مبدل قرآن شریف کے منشا کے خلاف اقوال ہوتے ہیں ۔ ہم انکو رد کر دیں گے ۔

خدا تعالے کی آواز تو ہمیشہ آتی ہے مگر مُردوں کی نہیں آتی اگر کبھی کسی مُردے کی آواز آتی ہے تو خدا کی معرفت یعنی خدا تعالے کوئی خبر اُن کے متعلق دیدیتا ہے اصل یہ ہے کہ کوئی ہو خواہ نبی ہو یا صدیق یہ حال ہے کہ آخر اکثر تیغ تنگ بازی ما ۔ اللہ تعالے اُن کے درمیان اور اہل و عیال کے درمیان ایک حجاب رکھدیتا ہے وہ سب تعلق قطع ہو جاتے ہیں اسی لیے فرمایا ہے فَلَا اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ

کہف والا قصہ ہماری راہ میں نہیں اگر خدا تعالے نے انکو سُلایا ہو اور پھر جگایا ہو تو ہمارا کوئی حرج نہیں ۔ مسیح کی وفات سے اس کو کیا تعلق ؟ مسیح کے لیے کہاں رقود آیا ہے

امام حسین پر میری فضیلت سُنکر یونہی غصہ میں آتے ہیں قرآن نے کہاں امام حسین کا نام لیا ہے نہ یہ کا ہی نام لیا ہے ۔ اگر ایسی ہی بات تھی تو چاہیے تھا کہ حسین کا نام ہی لے دیا جاتا ۔ اور پھر مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ کہہ کر اور بھی ابوت کا خاتمہ کر دیا + اگر اَبَا حُسَیْنٍ کہدیا ہوتا تو شیعہ کا ہاتھ پڑ سکتا تھا اصل یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام ان باتوں سے لاپروا ہوتے ہیں ۔ ان کی تمنا بھی یہ نہ تھی ۔ ورنہ اللہ تعالے نبیوں کی تمنا بھی پوری کر دیتا ہے

عیسائیوں سے مصافحت قبل نماز ظہر حضرت اقدس سے دریافت کیا گیا کہ عیسائیوں کے ساتھ کھانا اور معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا میرے نزدیک ہرگز جائز نہیں یہ غیرت ایمانی کے خلاف ہے کہ وہ لوگ ہمارے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور ہم اُن سے معانقہ کریں قرآن شریف ایسی مجلسوں میں بیٹھنے سے بھی منع فرماتا ہے جہاں اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر ہنسی اڑائی جاتی ہے اور پھر یہ لوگ خنزیر خور ہیں ان کے ساتھ کھانا کھانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی ماں بہن کو گالیاں دے تو کیا وہ روا رکھے گا کہ اس کے ساتھ ملکر بیٹھے اور معانقہ کرے۔ پھر جب یہ بات نہیں اللہ اور رسول کے دشمنوں اور گالیاں دینے والوں سے کیوں اسکو جائز رکھا ہے

اسی کی شام بعد ادائے نماز مغرب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام معمول کے موافق خدام کے حلقہ میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ **قرآن شریف** کے ایک مقام پر غور کرتے کرتے **رسول اللہ** صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی عظمت اور کامیابی معلوم ہوئی جس کے مقابل میں حضرت مسیح بہت ہی کمزور ثابت ہوتے ہیں۔ سورہ مائدہ میں ہے کہ نزول مائدہ کی درخواست جب حواریوں نے کی تو وہاں صاف لکھا ہے **قالوا نرید ان ناکل منھا و تطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا و نکون علیھا من الشاھدین** اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے جسقدر معجزات مسیح کے بیان کیے جاتے ہیں اور جو حواریوں نے دیکھے تھے ان سب کے بعد اُن کا یہ درخواست کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ ان کے قلوب پہلے مطمئن نہ ہوئے تھے۔ ورنہ یہ الفاظ کہنے کی انکو کیا ضرورت تھی **و تطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا** مسیح کی صداقت میں بھی اس سے پہلے کچھ شک ہی سا تھا*

اور وہ اس جھاڑ پھونک کو معجزہ کی حد تک نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے مقابلہ میں صحابہ کرام ایسے مطمئن اور قوی الایمان تھے کہ **قرآن شریف** نے ان کی نسبت **رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ** فرمایا اور یہ بھی بیان کیا کہ ان پر سکینت نازل فرمائی یہ آیت مسیح علیہ السلام کے معجزات کی حقیقت کھولتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کرتی ہے صحابہ کا کہیں ذکر نہیں کہ انھوں نے کہا کہ ہم اطمینان قلب چاہتے ہیں۔ بلکہ **صحابہ** کا یہ حال کہ ان پر سکینت نازل ہوئی اور یہود کا یہ حال **یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم** ان کی حالت بتائی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت یہاں تک کھل گئی تھی کہ وہ اپنے بیٹوں کی طرح شناخت کرتے تھے اور نصاریٰ کا یہ حال کہ ان کی آنکھوں سے آپ کو دیکھیں تو آنسو جاری ہو جاتے تھے یہ مراتب مسیح کو کہاں نصیب! اس پر عرض کیا گیا کہ حضور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی احیاء موتی کی کیفیت کے متعلق اطمینان چاہا تھا کیا انکو بھی پہلے اطمینان نہ تھا۔

فرمایا اصل بات یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالے کی مکتب میں تعلیم پانے والے ہوتے ہیں اور تلامیذ الرحمٰن کہلاتے ہیں انکی ترقی بھی تدریجی ہوتی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے قرآن شریف میں آیا ہے کذلک لنثبت بہ فؤادک و رتلناہ ترتیلا۔ میں ان باتوں کو خوب جانتا ہوں کہ انبیاء علیہم السلام کی حالت کیسی ہوتی ہے جس دن نبی مامور ہوتا ہے اس دن اور اسکی نبوت کے آخری دن میں ہزاروں کوس کا فرق ہو جاتا ہے۔ پس یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا کہا۔ ابراہیم تو وہ شخص ہے جس کی نسبت قرآن شریف نے خود فیصلہ کر دیا ہے **ابراھیم الذی وفّی۔ و اذ ابتلیٰ ابراھیم ربّہ بکلمٰت فاتمّھن**

پھر یہ اعتراض کسطرح پر ہو سکتا ہے۔ کیا ایک بچہ مثلاً مبارک (سلمہ ربہ) جو آج مکتب میں بٹھایا جاوے وہ ایم اے۔ یا بی اے کا مقابلہ کر سکتا ہے اسی طرح انبیاء کی بھی حالت ہوتی ہے کہ انکی ترقی تدریجی ہوتی ہے دیکھو براہین احمدیہ میں باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے وہ تمام آیات جو حضرت مسیح سے متعلق ہیں میرے لیے نازل کی ہیں اور میرا نام مسیح رکھا اور آدم۔ داؤد۔ سلیمان۔ غرض تمام انبیاء کے نام رکھے مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں جب تک خود اللہ تعالے نے اپنے وقت پر یہ راز نہ کھول دیا۔

حواریوں نے جو اطمینان قلب چاہا ہے وہ اُن سب نشانات کے بعد ہے جو وہ دیکھ چکے تھے اسلیے وہ اس اعتراض کے نیچے ہیں کہ انکو ضرور شک تھا۔

---

* **نوٹ ایڈیٹر**۔ قرآن شریف کے ظاہر الفاظ سے یہ تو پایا ہی نہیں جاتا کہ وہ مائدہ اُن پر نازل بھی ہوا تھا کیونکہ اس طلب مائدہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ جواب دیا ہے **قال اللہ انی منزلھا علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العٰلمین** اس آیت پر غور کرنے سے بھی یہ بات صاف طور پر ثابت ہوتی ہے کہ پہلے نشانات اگر مسیح نے کچھ دکھائے تھے تو بہرحال وہ اطمینان قلب حواریین کا موجب ہرگز نہ ہوئے تھے ورنہ ایسی تہدید شدید نہ ہوتی۔ اور یہ بھی کہ اس آیت سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ نازل بھی ہوا۔ پس حواریوں کے ایمان پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلہ میں سخت زد ہے۔ کیونکہ اگر مائدہ نازل نہ ہوا ہو تو پھر اس میں کیا شک ہے جیسا ہے کہ طلب مائدہ اطمینان کے لیے تھی

اس کے بعد امریکہ کے مشہور کاذب اور مفتری ڈاکٹر ڈوئی کے اخبار کا خلاصہ برادر مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھ کر سنایا +

اس کے سننے کے بعد حضرت حجۃ اللہ نے پھر ذکر کیا کہ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي سورہ مائدہ کی آیت پر آج پھر غور کرتے ہوئے ایک نئی بات معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ حضرت مسیح سے یہ سوال ہوا ہے کہ کیا تو نے کہا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو الٰہ بنا لو۔ تو وہ اپنی بریت کے لیے جواب دیتے ہیں کہ میں نے تو وہی تعلیم دی تھی جو تو نے مجھے دی تھی اور جبتک میں ان میں تھا میں انکا نگران تھا اور جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو انپر نگران تھا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں آئے تھے اور یہ سوال ہوا تھا قیامت میں تو اس کا یہ جواب نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ انکو تو یہ جواب دینا چاہیے تھا کہ ہاں بیشک میرے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد انمیں شرک پھیل گیا تھا لیکن پھر دوبارہ جاکر تو میں نے صلیبوں کو توڑا فلاں کافر کو مارا اُسے ہلاک کیا اسے تباہ کیا نہ یہ کہ وہ یہ جواب دیتے وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم۔ اس جواب سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کو ہرگز ہرگز خود دنیا میں نہیں آنا ہے اور یہ نص ہے ان کے عدم نزول پر۔

---

۱۶ اگست کی شام | حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام

ادائے نماز کے بعد جلوس فرما ہوئے اور فرمایا کہ چونکہ یہ کتاب نزول المسیح تمام مسائل کی جامع کتاب بنانی چاہتا ہوں اس لیے میرا ارادہ ہے کہ ہمارے چند احباب میری کتابوں کے مضامین کی ایک ایک فہرست بنا دیں تاکہ مجھے معلوم ہو جاوے کہ کون کون سے مضامین انمیں آچکے ہیں ؛؛

اس کے بعد ایڈیٹر الحکم نے الحکم کا وہ نمبر پیش کیا جو ۲۴ رجولائی ۱۹۰۱ء کا چھپا ہوا ہے اور جسمیں حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک خط مولوی عبدالرحمٰن صاحب لکھوکے والے کے نام حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے ایما سے لکھا تھا اور جس میں یہ دعوی کیا گیا تھا کہ اگر تو حضرت اقدس کے برخلاف نام لے کر کوئی الہام مخالف پیش کرے گا تو ہلاک ہو جاویگا۔ غرض وہ مضمون ناظرین الحکم پڑھ چکے ہیں اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ مولوی محمد حسین صاحب کا ایک رسالہ آیا ہے جس میں چینیاں والی مسجد میں قیامت کے عنوان سے آپ نے ایک مضمون لکھا ہے جو مولوی عبداللہ چکڑالوی کے خلاف ہے لکھتے لکھتے ایک مقام پر لکھا ہے کہ ہم اسکو پراوٹ آف قادیان کے ساتھ ملاتے ہیں یعنی کفر کا فتویٰ دیتے ہیں چنانچہ اس کے نیچے پھر کفر کا فتویٰ مرتب کیا ہے۔ اسپر حضرت اقدس نے دریافت فرمایا کہ وجوہ کفر کیا ہیں۔

مولوی چکڑالوی کہتا ہے کہ حدیث کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ حدیث کا پڑھنا ایسا ہے جیسا کہ گتے سو مڈی کا چسکا ہو سکتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ قرآن کے لانے میں اس سے بڑھ کر نہیں جیسا کہ ایک چپڑاسی یا مذکوری کا درجہ پروانہ سرکاری لانے میں ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح نے فرمایا دو ایسا کہنا کفر ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی بے ادبی کرتا ہے۔ احادیث کو ایسی حقارت سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ کفار تو اپنے بتوں کے جنتر منتر کو یاد رکھتے ہیں تو کیا مسلمانوں نے اپنے رسول کی باتوں کو یاد نہ رکھا۔ قرآن شریف کے پہلے سمجھنے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور اسپر آپ عمل کرتے تھے اور دوسروں کو عمل کراتے تھے یہی سنتہ ہے اور اسی کو تعامل کہتے ہیں۔ اور بعد میں آئمہ نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ اُس سُنتہ کو الفاظ میں لکھا اور جمع کیا اور اس کے متعلق تحقیقات اور چھان بین کی پس وہ حدیث ہوئی۔ دیکھو بخاری اور مسلم کو کیسی محنت کی ہے آخر انھوں نے اپنے باپ دادوں کے احوال تو نہیں لکھے بلکہ جہاں تک بس چلا صحت وصفائی کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال یعنی سنتہ کو جمع کیا۔ اور اکثر حدیثوں مثلاً بخاری کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں برکت اور نور ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلی ہیں۔ مثلاً اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ کی حدیث کیسی صاف ظاہر کرتی ہے کہ مسیح تم میں سے ہوگا۔ اور یہ عیسائیوں کا رد ہے کیونکہ عیسائی فخر کرتے تھے کہ عیسیٰ پھر آئے گا اور دین عیسوی کو بڑھائے گا لیکن آنحضرت نے سنایا کہ ہم نے اسکو آسمان پر دیگر فوت شدہ لوگوں میں دیکھا اور پھر فرمایا کہ جو آنے والا مسیح ہے وہ امامکم منکم ہوگا۔ غرض احادیث کے متعلق ایسا کلمہ نہیں بولنا چاہیے ہاں اس معاملہ میں غلو بھی نہیں کرنا چاہیے کہ اسکو قرآن اور تعامل سے بڑھ کر سمجھا جائے۔ بلکہ جو کچھ قرآن اور سُنتہ کے مطابق حدیث میں ہو اسکو ماننا چاہیے۔ کیونکہ جب حدیث کی کتابیں نہ تھیں تب بھی لوگ نمازیں پڑھتے تھے اور تمام شعائر اسلام بجا لاتے تھے پس قرآن شریف کے بعد تعامل یعنی سُنتہ ہے اور پھر حدیث ہے جو اُن کے مطابق ہو۔

مولوی محمد حسین نے پہلے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں ایسا ہی ظاہر کیا تھا کہ جو لوگ خدا سے وحی اور الہام پاتے ہیں وہ اپنے طور پر براہ راست احادیث کی صحت کر لیتے ہیں بعض وقت قواعد علم حدیث کی رو سے ایک حدیث موضوع ہوتی ہے اور ان کے نزدیک صحیح اور ایک حدیث صحیح قرار دی ہوئی ان کے نزدیک موضوع غرض بات یہ ہے کہ قرآن اور سُنتہ اور حدیث تین مختلف چیزیں ہیں۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے اپنا پُرانا خواب مولوی محمد حسین صاحب کے متعلق بیان فرمایا جو کہ کتاب سراج منیر کے آخر میں درج ہے اور فرمایا کہ یہ بات ۱۸۹۴ء یا ۱۸۹۵ء کی ہے جب ہمنے یہ رویا دیکھا تھا کہ ہم جماعت کرائی ہے اور نماز عصر کا وقت ہے اور ہمنے قرارت پہلے بلند آواز سے کی ہے پھر ہمکو یاد آیا۔ اور اس کے بعد ہمنے محمد حسین سے کہا کہ ہم خدا کے سامنے جائیں گے ہم چاہتے ہیں کہ بات میں صفائی ہو اگر ہمنے آپ کے متعلق کچھ سخت الفاظ کہے ہوں تو آپ معاف کر دیں اسنے کہا میں معاف کرتا ہوں پھر ہمنے کہا کہ ہم بھی معاف کرتے ہیں پھر ہمنے دعوت کی اور اس نے عذر خفیف کے ساتھ

اس دعوت کو قبول کر لیا۔ اور ایک شخص سلطان بیگ نام چبوترہ پر قریب الموت تھا اور ہم نے کہا کہ ایسا ہی مقدر تھا کہ اس کے مرنے کے وقت یہ واقعہ ہو اور ایسا ہی مقدر تھا کہ بہار الدین کے مرنے کیوقت بات ہو۔

اس خواب کے بعد فرمایا کہ واللہ اعلم بالصواب۔ خواب میں تعینات شخصیہ ضروری نہیں۔

پھر حضرت اقدس نے مولوی محمد حسین صاحب کے ان دنوں کی حالت کا ذکر کیا جب وہ بات بات میں خاکساری دکھاتے اور قدم قدم پر اخلاص رکھتے تھے اور جوتے اٹھا کر جھاڑ کر آگے رکھتے تھے اور وضو کراتے تھے اور کہتے تھے کہ میں مولویت کو نہیں چاہتا مجھے اجازت ہو تو میں قادیان میں آ رہوں۔ اور فرمایا کہ کسی وقت کا اخلاص اور خدمت انسان کے کام آ جاتا ہے شاید ان وقتوں کا اخلاص ہی ہو جو بالآخر مولوی محمد حسین صاحب کو اس سلسلہ کیطرف رجوع کرنے کی توفیق دے۔ کیونکہ وہ بہت ٹھوکریں کھا چکے ہیں اور آخر دیکھ چکے ہیں خدا کے کاموں میں کوئی حارج نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہی اجتہادی طور پر ہمیں بعض لوگوں پر بھی یہ حسن ظن ہے کہ وہ کسی وقت رجوع کریں کیونکہ ایک دفعہ الہام ہوا تھا کہ لاہور میں ہمارے پاک محب ہیں۔ وسوسہ پڑ گیا ہے پر مٹی نظیف ہے۔ وسوسہ نہیں رہیگی مٹی رہے گی۔

اس کے بعد چند مختلف باتیں ہو کر نماز عشا ادا کی گئی۔

---

۱۳ کی شام نماز مغرب کے بعد حضرت اقدس نے کسی کی تجویز کی تکمیل کے لیے فرمایا کہ بہت ہی بہتر ہو کہ اگر مخالفین کی کتابیں جمع کر کے ان کے اہم اعتراضات کو یکجا کر لیا جاوے تا کہ انکا جواب بھی ہمارے اس کتاب میں آ جاوے اور یہ کتاب تمام مسائل کی جامع ہو جاوے۔

اس کے بعد مولوی عبد الکریم صاحب نے اس چٹھی کے مضمون کا تتمہ پڑھ کر سنایا جو امریکہ کے مشہور کاذب مفتری الیاس ڈاکٹر ڈوئی کے نام مقابلہ کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس تتمہ کا خلاصہ یہ ہے۔ حضرت اقدس نے اسمیں لکھا ہے کہ صادق اور کاذب کی شناخت کا معیار وہ امر کبھی نہیں ہو سکتا جو مختلف قوموں میں بطور امر مشترک ہو۔ مثلاً سلب امراض کا طریق ہے جیسے ڈاکٹر ڈوئی اپنے اخبار میں لاف زنی کیا کرتا ہے کہ فلاں شخص اچھا ہو گیا اور فلاں نے صحت پائی یہ طریق اس قسم کا ہے کہ اسکے لیے ستباز اور متقی ہونیکی بھی ضرورت نہیں چہ جائیکہ کسی کے مامور ہونے پر گواہ ہو سکے کیونکہ سلب امراض کا طریق ہندوؤں۔ یہودیوں عیسائیوں میں بھی پایا جاتا ہے اور مسلمانوں میں بھی بعض لوگ اس قسم کے پائے جاتے ہیں حضرت مسیح جب سلب امراض کے معجزات دکھلاتے تھے اسوقت بعض یہودی بھی اس قسم کے کام کرتے تھے اور ایک تالاب بھی ایسا تھا جسمیں غسل کرنے سے بعض مریض اچھے ہو جاتے تھے غرض حضرت حجۃ اللہ نے پہلے اسمیں یہ ظاہر کیا کہ جو امر مختلف قوموں میں مشترک ہو اور جسکے لیے نیک و بد کی کوئی تمیز نہیں صادق اور کاذب کی شناخت کا معیار نہیں ہو سکتا۔ پھر اس امر پر بحث کی ہے کہ اسکی ایک صورت ہے کہ کچھ بیمار لیکر بطور قرعہ اندازی صادق اور کاذب کو تقسیم کر دیے جاویں ایسی صورت میں صادق کے حصہ کے مریض مقابلہ کاذب زیادہ اچھے ہونگے۔ اس امر کے بیان میں یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اس طریق کو اپنے ملک میں اپنے مخالفوں کے سامنے پیش کیا ہے مگر کوئی مقابلہ کیلیے نہ آیا۔

پھر حضرت اقدس نے ڈوئی کی اس تحدی پر بحث کی ہے جو اسنے اپنے مخالفوں کے لیے کی ہے کہ میرے مخالف ہلاک ہو جاوینگے خصوصاً مسلمان حضرت حجۃ نے بڑے پرزور اور پر شوکت الفاظ میں لکھا ہے کہ کل مسلمانوں کو ہلاک کرنیکی کوئی ضرورت نہیں اور علاوہ ازیں یہ امر مشکل ہے ہو سکتا ہے اسکو یہ کہنے کی گنجایش ہو کہ مسلمان ہلاک تو ہو ہی جاینگے مگر پچاس یا ساٹھ سال کے اندر اور وہ خود بھی اس میں ہلاک ہو جائیگا پھر کون اس کو دیکھنے والا ہوگا اسلیے بہتر ہے کہ سارے مسلمانوں کو چھوڑ کر میرے مقابلہ پر آئے اور میں عیسائیوں کے خود ساختہ خدا کی نسبت تمام مسلمانوں سے زیادہ کراہت اور نفرت رکھتا ہوں یہانتک کہ اگر کل مسلمانوں کی نفرت عیسائیوں کے خدا کی نسبت ترازو کے ایک پلہ پر رکھدیجاوے اور میری نفرت ایکطرف تو میرا پلہ اس سے بھاری ہوگا اور میں ایسے شخص کو جو عورت کے پیٹ سے نکل کر خدا ہونیکا دعوی کرے بہت ہی بڑا گنہگار اور ناپاک انسان سمجھتا ہوں مگر ہاں میرا یہ مذہب ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اس الزام سے پاک ہے اسنے کبھی یہ دعوی نہیں کیا میں اسے اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اگرچہ خدا تعالی کا فضل مجھپر اس سے بہت زیادہ ہے اور وہ کام جو میرے سپرد کیا گیا ہے اس کے کام سے بہت ہی بڑھ کر ہے تاہم میں اسکو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں اور میں نے اسے بار ہا دیکھا ہے ایکبار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا تھا۔ اسلیے میں اور وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ غرض اسطرح پر حضرت حجۃ اللہ نے بلحاظ اپنے کام اور ماموریت کے اور خدا تعالی کے ان فضلوں اور احسانوں کے جو حضرت مسیح موعود کے شامل حال ہیں تحدیث بالنعمۃ اور تبلیغ کیطور پر ذکر فرمایا اور یہانتک کہا۔ کہ میں خدا سے ہوں اور مسیح مجھ سے ہے

ان امور کے پیش کرنے کے بعد آپنے پھر پر شوکت تحدی کے ساتھ اسکو مقابلہ کے لیے دعوت کی ہے کہ اگر وہ سچا ہے تو اسے چاہیے میرے مقابلہ میں نکلے اور یہ دعا کرے کہ ہم دونوں میں سے جو کاذب ہے وہ صادق کے سامنے ہلاک ہو۔ یہ خلاصہ ہے اس تتمہ کا جو ہمنے اپنے طور پر لکھا ہے اصل چٹھی ستمبر کے اخیر تک انشاء اللہ شائع ہو سکے گی۔

آج کی ڈائری میں ایک امر ہمنے فرو گذاشت کیا تھا اسے یہاں درج کر دینا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے حضرت صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ اللہ الاحد کے ایک کبوتر کو بلی نے پکڑا جو ذبح کر لیا گیا فرمایا کہ اسوقت میرے دل میں تحریک ہوئی کہ گویا عیسائیوں کے خدا کو ہمنے ذبح کر کے کھا لیا ہے۔ پھر فرمایا کہ انگریز بھی کبوتر کا شکار کرتے ہیں اور بنی اسرائیل کی قربانیوں میں بھی شاید اسکا تذکرہ ہے بہرحال کبوتر ہمیشہ کھائے جاتے ہیں یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ عیسائیوں کے خدا ذبح ہوتے ہیں کیا یہ بھی کفارہ تو

مولوی غازی کے قصیدہ پر ایک سرسری نظر

الا اے غازئی نادان کجا راہ صفا بینی
چو چشم دل تمے داری کجا نور و ضیا بینی
اگر عوعو کنی بر قمہ کاہد نور آن ہرگز
کہ نور این مہ تابان ز ذات کبریا بینی
اگر تف بر چراغ حق زنی از جہل و نادانی
تو روئے خویش را سوزی و جانرا در بلا بینی
اگر چشم دلت را وا کنی ای دشمن نادان
بروئے احمد مرسل مگر نور خدا بینی
مہ چار[*] دو ہم یعنی جناب میرزائی ما
ز حق مامور و مرسل در لباس انبیا بینی
ستادہ بہر تصدیقش زمین و آسمان را بین
مہ و مہر درخشان را اگر از چشم حیا بینی
چہا آیات حق از بہر تصدیق مسیح ما
بہر دم از خدا روشن ز ارض و ہم سما بینی
زمین الوقت میگوید ندا از آسمان آید
نہان در آستین او مگر دست خدا بینی
نبیّ وقت و سالار جہان باشد امام ... ما
ہمین آن احمد مرسل امام اولیا بینی
سمی حضرت احمد سپہدار مسلمانان
ہمہ زیب بر پاکش لباس اجتبا بینی
چنین دعوئ ما باشد نہ از طور سخن دانی
شہادات سماوی را نشانہائی خدا بینی
برون از حصر آیات خداوندی ہمی باشد
کہ مثل در تابانش بتاج اصطفا بینی
ز نور حق چو بودی بے خبر ای غازئی نادان
خور روشن کجا ہرگز ازین جہل و عما بینی
بزن ای مادح نادان ز حال پیر خود لافے
پشیمان و نگونسارش بہ پیش حق چرا بینی
کہ با این شوخی و شیخی چہ کار از وے پدید آمد
سیہ شد دفتر پیری چو کارش افترا بینی
کجا این پیری و شیخی و این دزدی بکار آید
بدزدی پیش حق نادم ورا اے بیحیا بینی
نباشد ہمت مردان بدزدیدن سخن گفتن
نہ این تزویر و افسون را بہ پیش حق بقا بینی
چو از تیغ براہین و اعجاز مسیح ... ما
سر آن صوفی دانا فتادہ در بلا ...... بینی
باین تزویر و دزدی کے بری خواہد شدن از ما
چو راز دفتر دزدی بہ پیش خلق وا بینی
ز استیصال فیضی از جناب حق نمی ترسی
بزیر خاک لاشش او ز آہ میرزا بینی
ز کار فیضی نادان بہ پیری آفتے آمد
چو دزدان پیر خود را او در جہان گمنام بینی
نہ فیضی پیش مہدی در مقابل ہم برون آمد
مگر از کور چشمی حرف زن بر آوفا بینی
ازین بر حسب فرمان خدا شد از جہان بیرون
کہ تا تائید حق از بہر مہدی برملا ... بینی
ز فیضی فضلۂ باطل بدست خواجہ ہم آمد
بلاف محض پیر خود ورا مشکل کشا ... بینی
مگر این مردۂ فیضی بہ لوئے بد ہویدا شد
ازان مردود چشتی را بمیدان وغا بینی
فلک گریان براحوالش زمین نفرین کنان گردد
ملک لعنت کنان بروے بنزد کبریا بینی
مقدر این پئے مہر علی از عالم بالا
الا اے منکر نادان نشان میرزا بینی
ز آہ میرزا ... حذر کردن
خصوصًا دست پاک میرزا چون بدعا بینی
چو امہلہ تک السماء گفتا و مسیحا سید عالم
سر پیر فسو نگر زمین نتادہ زیرپا بینی
نمی خواہم کہ اینجا از کمالش پردہ بردارم
کمال علم او ظاہر بدزدی برملا بینی
جری اللہ بمعنائی رسول حق عیان گردد
عیان فضل و کمال پیر جاہل در دغا بینی
نظر بر منطق آن پیر دانا کن تو اے غازی
ہجو صغری نیز کبری در کتاب پر جفا بینی
چو از نیب مصفا از جہالت نیستی آگاہ
ازان غیر مکرر حد اوسط از عما بینی
چرا اے مہر شہ ناحق کشیدی زحمت و رنجے
چو کار و بار خود ظاہر تو کذب و افترا بینی
چہا از قدرت ایزد مگر بر روئے کار آید
کہ عیب چشمنائی را بہ بالائی قبا بینی
ہمی بینی کہ سیف چشتیائے عیب تو باشد
لباسے از ندامت در بر خود از ابا بینی
نخند دگلشن امید تو اے منکر نادان
ز بار غم چو پشت شیخی خود را دو تا بینی
ہمی بینی کہ برآرد نہال باغ احمد چون
لباس زعفران در روضۂ ہم باد صبا بینی
ہمی بینی کہ نور الدین و دیگر عاشقان او
خرامان بر لب کوثر بصد نور و ضیا بینی
تفاخر مر ترا باید نہ کردن بر سر غازی
کہ غازی کے بکار آید چو قہر کبریا بینی
عذاب ایزدی آید بری از تو شود غازی
کند نفرین نہ پس او را مگر نغمہ سرا بینی
تکلف میکند غازی بتعریف تو ای نادان
ازان خود را با سنگسار و نخوت مبتلا بینی
ہمہ لاف و گزاف تو بود بازیچۂ طفلان
لباس خویشتن ہر دم ہمہ کبر و ریا بینی
ز ذات ایزدت ہرگز ترا شرمی نمی آید
بتائید مسیحا چون تو دست ذوالعلا بینی
ز اعجاز فصاحت چون رسیدی از سخن سازی
بہ نیرنگی چو پیران باز خود را در قبا بینی
نشان آسمانی مہر و ماہ و انجم تابان
درین امصار از ہر سو طاعون و وبا بینی
چرا تکذیب آیات خدا سازی تو ای نادان
چو مہدی را ز آیاتش بطرز انبیا بینی
تدبر در دلائل کن بہ بین سوئی مسیح ما
کہ تا او را بصد عزت امام اصفیا بینی
دگرنہ تا تقاضائے آسمانی انتظاری کن
کہ خود را نیز داخل در گروہ اشقیا بینی

خاکسار عبداللہ کشمیری احمدی مدرس قادیان

+ مولوی محمد حسن ہمین کہ موت او نے بین بوقوع آمد

خلافت راشدہ

جس کتاب کا اڑہائی سال سے انتظار کیا جاتا تھا۔ اب بالکل طیار ہو کر شائع ہو گئی ہے اسکے مضامین کے متعلق ہمکو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں خود مصنف کا نام ہی اس کی عمدگی کی کافی دلیل ہے۔ قیمت مجلد علاوہ محصولڈاک عہ مع محصولڈاک و خرچ وی پی عہ درخواستیں دفتر الحکم قادیان میں آنی چاہئیں کُل ڈیڑھ سو کے قریب جلدیں باقی ہیں

ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

* یہ اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام نے پیر گولڑوی کی نسبت اعجاز المسیح میں فرمائی تھی ۱۲-

ہذا شئی عجیب

(حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ نے جو خطبہ ۸ راگست کو پڑھا اس کا مضمون مندرجہ بالاعنوان پر تہا)

خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے سنت مستمرہ اسیطرح رہی ہے کہ جب کوئی شخص اس کی طرف سے مامور و مرسل ہوکر آتا ہے تو نا عاقبت اندیش کم فہم قوم نے اس کی تکذیب کی اور وہ تکذیب یہی بیان کی ہے . . . **ہذا شئی عجیب** مین اپنی عمر کے ابتدائی حصے اور وقتوں مین جب قرآن شریف کی اس آیت یا اس قسم کی اور آیتون کو پڑہا کرتا جن مین یہ بیان ہے کہ کفار نے کہا کہ یہ رسول تو ہماری طرح کا ایک بشر ہے جو بازارون مین چلتا پھرتا ہے اور کہانا بھی کہاتا ہے غرض تمام حوائج بشری رکھتا ہی اور ہماری جنس کا آدمی ہے ہم اس پر کیون ایمان لاوین - جب مین ان آیتون کو پڑھتا تو مجھے تعجب ہوتا تہا کہ وہ احمق کیا تصور کئے بیٹھے تھے اپنے جنس کے آدمی کو رسول ماننے مین کیا چیز روک تہی کیا عاد تاً وہ نہ دیکھتے تھے کہ قبیلہ مین جو جو عالم اور مقبول ہوتا ہے وہ ان ہی کی جنس کا ہوتا ہے بڑا نامی گرامی صاحب سطوت حاکم اسی جنس سے ہوتا ہے کیا کبھی انھون نے نہین دیکہا تہا کہ کسی بستی پر بشیر حکمران ہوا ہو یا سوق عکاظ یا مجمع مین کوئی بھیڑیا قصیدہ کہہ لایا ہو جو سب سے بڑھکر فصیح بلیغ تسلیم کر لیا گیا ہو اور امرؤالقیس اور پہلے معلقات سے ٹکرایا گیا ہو - پھر وہ کیا بات تھی کہ جب اُن مین سے ایک شخص نے کہا کہ مین بت پرستی سے نجات دینے کے لئے آیا ہون اور سچی عبادت اور سکھ قوم کو دینے آیا ہون تو یہ بات کیون اُن کو کہا گئی - اور وہ تکذیب اور انکار پر آمادہ ہو گئے بلکہ اس سے بھی بڑھکر ایذا رسانی اور قتل تک کے منصوبے کرنے لگے یہ راز سربستہ مجھ پر نہین کھلا تہا -

مین ہمیشہ اس امر پر غور کرتا رہا - قرآن شریف کی سچائی اور عظمت پر تو میرا بچپن کا دماغ بھی کبھی تعجب اور شک نکرتا تھا اور اس وقت بھی میرا ایمان تہا کہ جو کچھ قرآن شریف مین درج ہے بالکل سچ ہے مگر اس قسم کی کھوپڑی کے انسانون کا وجود مجھے ناممکن معلوم ہوتا تہا جو اپنی نوع اور جنس کے رسول کے مکذب ہوتے محض اسی بنا کر کہ وہ ان کی نوع کا ہے لیکن آج اس عمر مین اسوقت مین نے اپنے کانون سے اس آواز کو سنا - اور آنکھون سے دیکہا کہ خدا کے مرسل اور مامور نے جب اپنا پیغام ان لوگون کو پہنچایا کہ مین خدا کی طرف سے مامور ہو کر اصلاح قوم کے آیا ہون تو وہی آواز اس کی نسبت سننے مین آئی اور پھر سارا تعجب جاتا رہا -

آج بھی وہ بھی کہتے ہین جو آج سے تیرہ سو برس پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا پر کہا گیا تہا کہ کیون یہ قرآن دو بڑے شہرون کے نمبردارون پر نازل نہین ہوا آج بھی یہی کہتے ہین کہ کیا مہبط وحی قادیان ہی رہ گیا تہا - قرآن شریف مین جو یہ امور درج ہین یہ صرف

عبرت کے لئے

ہین قرآن مین جو اللہ تعالیٰ نے ان امور کو محفوظ رکہا یہ اس لئے تہا کہ آئندہ جب کبھی کوئی مامور اور مرسل خدا کی طرف سے آئے تو ایسا احمقانہ اعتراض نکیا جاوے تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ اس قسم کے اعتراض کرتے ہین کیا یہ خدا کی رحمت کے تقسیم کنندہ ہین کہ وہ اُن کی مرضی سے اللہ تعالیٰ اُکسیکو منتخب کرے - خدا تعالیٰ کے حضور یہ کبھی نہیں ہوتا - بلکہ جو دولتمند یا معزز و مکرم بنا ہی تو ہماری تقدیر اور منشاء سے بنا ہے اسیطرح پر اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

دیکھو کوئی تم مین سے اپنی امانت کی چیز رکہنا چاہے تو وہ پہلے تجربہ کرتا ہے کہ کہین وہ شخص جسکے پاس امانت رکھی جاتی ہے خائن نہو ایسا نہو کہ کل کو لیکر منکر ہو جاوے کیونکہ امانت کے گواہ تو مقرر نہیں کئے جاتے - جب انسان اپنے محل امانت کو اچھی طرح جانچ لیتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ اپنی گرانقدر امانت رسالت کیلئے جانچ نہین کرتا؟ اسکا جواب یہی ہے

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

غرض یہ ہے کہ جو اعتراض اسوقت کیا جاتا تہا آج بھی کیا جاتا ہے کہ کیا قادیان مین ہی رہ گئے تھے کہ مسیح موعود ہوتے - یہ حق تہا نذیر حسین کا یا فلان کا مین کہتا ہون اگر ان کا حق تہا تو پھر یہ کیون نہ بنے خدا تعالیٰ نے تو اپنے فعل سے ثابت کر کے دکھا دیا ہے کہ یہ ہرگز ہرگز اس پاک مسند کے وارث نہ تھے جو انبیاء علیہ السلام کی مسند ہی جو نبی کریم صلعم کی مسند ہے - یہی اعتراض روافض کا ہے کہ حضرت علی رض کا حق خلافت تہا مین کہتا ہون کہ تمہارے نزدیک یا خدا کے نزدیک - اگر خدا کے نزدیک حضرت علی کا حق تہا تو پھر کیا . . . . حضرت عائشہ اور ابوبکر جیت گئے اور خدا معاذ اللہ ناکامیاب ہوا - نہیں نہین خدا تعالیٰ ہی غالب ہے ہم اس خدا کو مانتے ہین جو فعال لما یرید ہے جو سخت قوت زور اور سطوت سے . . . کر لینے والا ہے جسکا وہ ارادہ کرتا ہے وہ علی کل شئی قدیر ہے - اسکا یہی ارادہ تہا اور . . . یہی حق تہا جو ظاہر ہوا . . .

. . . ہے - کوئی چیز خدا کی منشاء مشیت تامہ نافذہ نفاذہ کی راہ مین روک نہیں ہوسکتی - اسیطرح پر یہ رافضیانہ اور احمقانہ اعتراض ہے ان لوگون کا جو کہتے ہین کہ مرزا غلام احمد کیون مسیح موعود بنے؟ وہ تو خدا کے اپنے ہاتھ سے معطر ہوکر مسیح موعود بنگیا اب تم سب تمہارے اگلے پچھلے ناک رگڑ کر ہاتھ جوڑ کر اپنی تجویزون اور انتخاب سے کسی ایک کو مسیح موعود بنالو جسکو تم اس عہدہ کا اپنے خیال مین حق دار سمجھتے ہو پھر دیکھو کہ فعال لما یرید غیر تمند خدا کیا فیصلہ کرتا ہے اسوقت تم کو معلوم ہوجاوے گا کہ وہ جس نے ایک گمنام گاؤن کی کوٹھری مین اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ گذارا ہے اور جو

اب خدا تعالےٰ کے انتخاب کے موافق مسیح موعود ٹھہرایا گیا ہے وہی حق ہے مگر یہ کس قدر ظلم اور اندھیر ہے کہ تم اپنا کوئی انتخاب پیش نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کے انتخاب پر اعتراض کرتے ہو۔ اور کہتے ہو ان ہذا شیئ عجیب۔

درحقیقت اسیطرح پر مادی دنیا کے فرزند کیا کرتے ہین جب ہمارے سید ومولا امام المتقین سرورعالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عجیب بےکس و بےبس و بے سامان ظاہری حشمت و شوکت و دولت کھنے والا انسان تھا اور چالیس برس غار حرا مین رہا نہ دنیا کی سوسائیٹی کی خرخشون مین شریک ہوا اور نہ اُن سے آگاہ غار سے نکلتے ہی بولا

اقرأ باسم ربک الذی خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم

یعنی اپنے خالق رب کے نام کی تبلیغ دنیا مین کر وہ خالق جس نے علق سے الانسان بنایا۔ ہان پڑھ اور تبلیغ کر اور خوف نکر اور تیرا رب اکرم ہے تو بھی اکرم ہو جاوے گا اور جب خدا نے یہ کہا کہ قل

یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا

یعنی کہدو مین تمام دنیا کے لئے رسول ہو کر آیا ہون تمام زمین میرے پاؤن کی جوتی ہو گی خدا وہ خدا ہے جو جس سے چاہتا ہے ملک لے لیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے دیدیتا ہے یہ اور اس قسم کی دوسری پیشگوئیان دیکھ کر مادی عقلون پر قیاس کرنیوالے کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے اور کبھی ان پیشگوئیون کو دیکھتے تو ان کو تعجب ہوتا یہی حال اس وقت ہو رہا ہے۔ وہ جب خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعود کے منہ سے خدا تعالیٰ کے ان عظیم الشان وعدون کو سنتے ہین تو تعجب کرتے ہین اور کہتے ہین

ان ہذا شیئ عجیب

مگر کیسے مبارک ہین وہ لوگ جنکو اللہ تعالےٰ نے تعجب مین نہین ڈالا۔ انھون نے خدا کے مامور کی آواز سنی اور بڑھکر لبیک کہا اور قبول کیا کہ تو مسیح موعود ہے اور سنت اللہ کے موافق اپنے وقت پر رسولون کی چادر مین ان کے قدم پر آیا پس مبارک ہو اس قوم کو کہ خدا کی سعادت نے ان کا ساتھ دیا۔ اللہ مجھکو اور ان تمام کو جنہون نے اس مرسل و مامور جری اللہ فی حلل الانبیاء کو شناخت کیا اس عہد پر قائم رکھے جو انھون نے خدا کے مرسل کے ہاتھ پر کیا ہے اور ان تمام ٹھوکرون اور ابتلاؤن سے بچائے جو اس راہ مین آجایا کرتی ہین تا کہ ہم **شہداء علی الناس** ہون اسیطرح جیسے یہ رسول ہم پر شاہد ہے اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق کے بدون نہین ہوتا +

میرا ایمان ہے اور مین علی وجہ البصیرت کہتا ہون کہ یہ امام جماعت کے بدون رہ نہین سکتا۔ یہ رسالت موزون ہوئی جماعت کے لئے اسی لئے تو **جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ** اللہ تعالےٰ نے اس سے وعدہ کیا جو بجائے خود چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ سچے متبعین کی ایک جماعت اس کو دیگا + اس لئے اسکا کوئی غم نہین کہ جماعت ہوگی یا نہ ہوگی جماعت ضرور ہوگی مگر غم یہ ہے کہ خدا نکرے کہ ایسی جماعت مین ہم نہ ہون۔ خدا تعالےٰ نے ہم کو سابقون مین داخل ہونے کی توفیق دی ہے ایسی حالت مین کہ سلامتی **اور امن کا شہزادہ** گمنامی کے تاریک گوشہ مین بیٹھا ہوا تھا۔ اب جبکہ سورج چڑھ گیا ہے ایسا نہو کہ ہم کوئی ٹھوکر کھائین خدا تعالیٰ غیور خدا ہے وہ کسی شوخی پر عملون کو حبط کر دیتا ہے پس ایسا ہو کہ تم سے کوئی شیخی سرزد نہو۔ تم زیادہ خدا کے حضور شرمندہ ہو کہ اس نے تم پر ایسا فضل کیا ہے کہ مسیح موعود کا تمہین شناسا بنا دیا ہے۔ خدا ایسا ہی کرے کہ تم مین شعائر اللہ کی عزت اور غیرت پیدا ہو تم نمازون کو قائم کرنے والے زکوتین دینے والے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہو جاؤ تا خدا تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہو

والعاقبۃ عند ربک للمتقین

گورنمنٹ کے پنشن یافتہ افسرونکی تقرری دیسی ریاستون مین

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم! افسوس صد افسوس اور ہزار افسوس کا مقام ہے کہ ہماری ریاستون کی ایسی حالت خراب ہو گئی ہے کہ جس پہلو سے دیکھتا ہون خرابی ہی خرابی نظر آتی ہے اب مین آپ ہی سے پوچھتا ہون کہ یہ خرابی کیا کم ہے کہ گورنمنٹ کے پنشن یافتہ افسر دیسی ریاستون مین جاکر بڑے بڑے عہدون پر سرفراز ہو جاتے ہین کیا جو سرکاری نوکری کے لائق نہیں ہوتے وہ کیا بچارے دیسی ریاستون کے ہی قسمت مین ٹھونکے جانے کے لئے ہین! اُن کو اب چاہئے کہ آرام و چین سے گھر بیٹھین اور اللہ کی یاد اور پرمیشر کے دھیان مین اپنے آخری دن گذارین +

پنشن کیسے آدمیون کو ملتی ہے؟ اُن کو جو بوجہ کبیر سنی کے یا اور کسی وجہ سے کام کے لائق نہین رہتے یہ نہین کہ ایک مقررہ وقت تک کام کر لینے کے بعد۔ کیونکہ اگر کوئی شخص وقت مقررہ تک کام کر بھی چکا ہو تو اگر وہ کام کرنے کے لائق ہے تو اُس کو اکسٹنشن بھی ملتا ہے اس سے منشا ہوتا ہے کہ جیتے دیکھ لیا جاتا ہے کہ اب اس بچارے کے آرام کرنے کا زمانہ ہے تو پنشن ملتی ہے گورنمنٹ کہاں ایسی بیوقوف نہین کہ باوجود کام کے لائق رہنے کے پنشن دیدے اور ایک تجربہ کار کی جگہ پر کسی ناتجربہ کار کو سرفراز کرے اور وہ شخص خود بھی جو ابھی کارگذاری کے لائق ہے پنشن لینا قبول نہ کرے گا کیونکہ جب دیکھتا ہے کہ ہم گورنمنٹ کو اپنے وجود سے فایدہ پہنچا سکتے ہین تو وہ کیون اس سے باز رہیگا پنشن یافتہ حضرات جو دیسی ریاستون مین تقرری کے لئے کوشش کرتے ہین تو وہ بچارے بھی مجبور ہین۔ اُن کے دوست و اقربا ان کو یہ کہکر ضرور مجبور کرتے ہونگے کہ دیسی ریاستون مین تو گورنمنٹ کے پنشن یافتہ بحال ہوتے ہین تم کوشش کیون نہیں کرتے آخر وہ بچارے بھی کہنے سننے سے اور دیکھا دیکھی درخواست دے

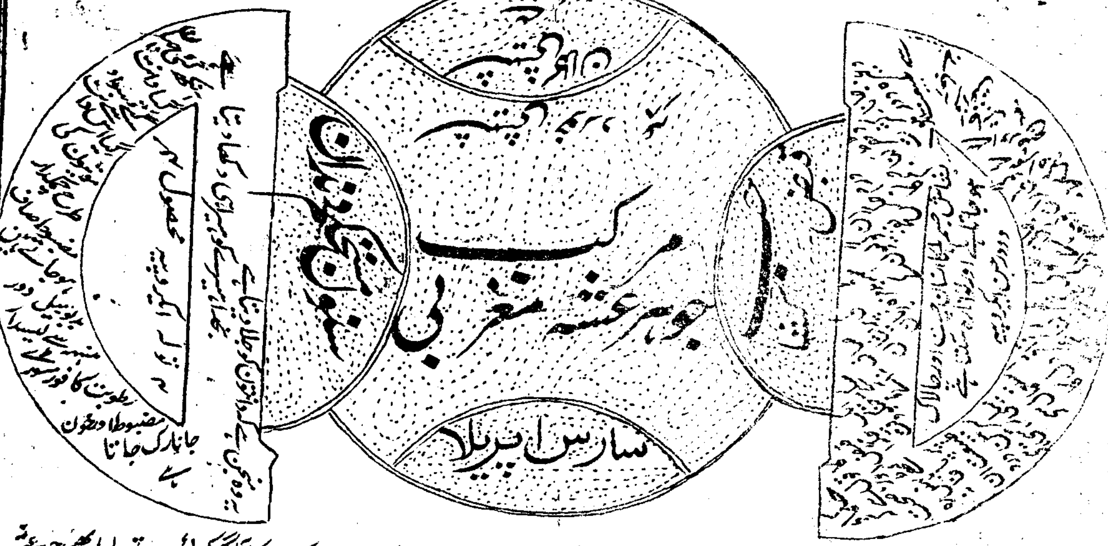
بیعت کا کالم

بابو [illegible] مسعود صاحب راجپور بنگال
میاں [illegible] الرحیم صاحب ملازم ڈاکٹر عبا د اللہ
صاحب امرتسر کٹڑہ جیل سنگھ
میاں عبداللہ خانصاحب نمبردار رسول پور
رکھ برانچ لائل پور
میاں میر قاسم علی صاحب طالبعلم ہائی کلاس امرتسر
بابو [illegible] خانصاحب نوشہرہ
مسماۃ [illegible] صاحبہ زوجہ محمد کلال بستی زندان
ڈیرہ غازیخان مانہ
میاں احمد صاحب 〃
بابو محمد فیروزالدین صاحب سب مرنٹ دی
انسپکٹر یوگنڈا ریلوے ملک افریقہ
میاں محمود خانصاحب بستی زندان غازیخان
میاں [illegible] ام حسین صاحب 〃 〃 〃
مسماۃ [illegible] نوالی صاحبہ زوجہ
میاں غلام حسین صاحب 〃 〃 〃
میاں خدا بخش صاحب نبیرہ 〃 〃 〃
میاں غلام حسین صاحب 〃 〃 〃
مسماۃ سہائی صاحبہ نبیرہ
میاں غلام حسین صاحب 〃 〃 〃
مسماۃ سیان صاحبہ زوجہ فضل محمد صاحب 〃 〃
میاں خدا بخش صاحب 〃 〃
میاں کالو خان صاحب 〃 〃 〃
میاں الہ دتا صاحب 〃 〃
میاں محمد یار صاحب 〃 〃
میاں [illegible] صاحب 〃 〃
میاں [illegible] خانصاحب 〃 〃
میاں نور [illegible] صاحب 〃 〃
میاں خدا بخش صاحب 〃 〃
مسماۃ نکی صاحبہ زوجہ میاں مسو صاحب 〃 〃
مسماۃ بختاور 〃 زوجہ احمد علی صاحب 〃 〃
میاں [illegible] خانصاحب 〃 〃
میاں [illegible] بخش صاحب برادرزادہ میاں 〃 〃
[illegible] خانصاحب 〃 〃
میاں لنگر خانصاحب 〃 〃

میاں خان محمد صاحب بستی زندان غازیخان
مسماۃ فاطمہ زوجہ صاحب خان 〃 〃
میاں محمد یار صاحب و الہ یار صاحب 〃 〃
میاں الٰہی بخش صاحب و احمد یار صاحب 〃 〃
مسماۃ عزت صاحبہ 〃 〃
میاں الٰہی بخش صاحب و علی محمد صاحب 〃 〃
میاں یوسف صاحب و میاں موسیٰ صاحب 〃 〃
میاں محمد علی صاحب و میاں احمد علی صاحب 〃 〃
میاں قادر بخش صاحب و میاں عبدالقدوس 〃 〃
مسماۃ زینب صاحبہ و مسماۃ جنت صاحبہ 〃 〃
میاں پیر محمد صاحب و میر محمد صاحب 〃 〃
میاں الہ بخش صاحب و میاں الہ دتا صاحب 〃 〃
میاں الٰہی بخش صاحب و میاں الہ دتا صاحب 〃 〃
میاں رحیم بخش صاحب و میاں الہ بخش صاحب 〃 〃
مسماۃ بخت بھری صاحبہ زوجہ میاں رحیم بخش صاحب 〃 〃
میاں عیسیٰ صاحب و مسماۃ فاطمہ صاحبہ 〃 〃
مسماۃ جنت صاحبہ و میاں مہر صاحب 〃 〃
میاں عیسیٰ صاحب و میاں موسیٰ صاحب 〃 〃
میاں عمر صاحب و میاں احمد دین صاحب 〃 〃
میاں قادر بخش صاحب و میاں فتح محمد صاحب 〃 〃
مسماۃ حسن صاحبہ و مسماۃ مریم صاحبہ 〃 〃
مسماۃ عائشہ صاحبہ و مسماۃ راستی صاحبہ 〃 〃
مسماۃ بخت سوائی صاحبہ و مسماۃ جیون صاحبہ 〃 〃
میاں عمر خان صاحب و میاں احمد علی صاحب 〃 〃
میاں الہ دتا صاحب و مسماۃ چندان صاحبہ 〃 〃
مسماۃ کھراوان زوجہ عمر خانصاحب 〃 〃
مسماۃ عزت صاحبہ و میاں الہ دتا صاحب 〃 〃
میاں عبدالرحمٰن صاحب و میاں قادر بخش صاحب 〃 〃
مسماۃ راستی صاحبہ 〃 〃
میاں حسین صاحب 〃 〃
میاں حسین صاحب چاہ جوگی والہ 〃
میاں ولی محمد صاحب 〃 〃
میاں بہادر صاحب 〃 〃
میاں الہ بخش صاحب چاہ بیروان 〃
مسماۃ بختاور صاحبہ زوجہ محمد دین میرک منٹگمری
مسماۃ زینب بی بی صاحبہ ہمشیرہ محمد دین 〃 〃
〃 ہاجرہ بی بی 〃 〃 〃
میاں نور الحق صاحب و میاں سراج الحق صاحب
و فیض الحق صاحب و میاں گل محمد صاحب 〃 〃
بابو محمد علی خان اسسٹنٹ سرجن ہاسپٹل یوگنڈا

ریلوے روبی واقعہ ملک افریقہ
میاں محمد مصطفیٰ صاحب کالسنہ ریاست پٹیالہ نزدانہ
میاں محمد بخش صاحب سنور 〃
میاں قدرت صاحب 〃 〃
میاں عطا محمد خانصاحب پولیٹیکل ایجنٹ گلگت
میاں محمد نجیب خانصاحب نائب تحصیلدار ڈھونا گلی ضلع ہزارہ
میاں حافظ فتح محمد صاحب تلوکہ ضلع شاہپور
میاں ریحان و میاں مہد بخان 〃 〃
میاں وبشہ و میاں پہتان صاحب 〃 〃
میاں امام صاحب و میاں خانصاحب 〃 〃
میاں قائم و میاں نکہ حجام و میاں 〃 〃
خدا بخش حجام صاحبان 〃 〃
مسماۃ رحمت بی بی ہمشیرہ عزیز بٹ۔ چک ایمبرح کشمیری پور
میاں ملا عبدالعزیز صاحب پنڈ گمہنان ضلع سیالکوٹ
مسماۃ محمدی بی زوجہ 〃 〃
عبدالعزیز صاحب 〃 〃
محمد ثناء اللہ صاحب 〃 〃
مسماۃ حسین بی بی صاحبہ 〃 〃
مسماۃ حاجن بی بی صاحبہ 〃 〃
میاں عباس خانصاحب نائک ۲۵ سرحدی
پارٹی چمن قدیم ملک بلوچستان
میاں مہتاب خانصاحب ملازم رانی کسنور ہی
صاحبہ چابک سوار لکھنان اٹاوہ
چوہری فوجدار خانصاحب نمبردار معہ عیال و اطفال
کوٹلی ہرنرائن سیالکوٹ
چوہدری مہتاب دین صاحب کوٹلی ہرنرائن سیالکوٹ
زوجہ و اطفال میاں مہر دین صاحب 〃
میاں چوہدری جھنڈا صاحب معہ 〃 〃
زوجہ و اطفال 〃 〃
زوجہ و اطفال میاں گلاب دین 〃 〃
میاں جیوا صاحب و میاں شاہ محمد 〃
امام مسجد 〃 〃
چودھری حیات محمد نمبردار صاحب 〃
سید کرامت علی شاہ صاحب پسرور
میاں مہتاب دین صاحب کوٹلی
میاں فضل دین صاحب 〃
میاں الٰہی بخش صاحب
نور حسین ملازم ریلوی راولپنڈی سنگوئی اصل باشندہ
حکیم محمد قاسم صاحب ملازم ریلوی لالہ موسیٰ
سید رحمت شاہ صاحب کہاریاں ضلع گجرات

انوار احمدیہ [illegible] قادیان میں شیخ یعقوب علی صاحب کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا



ان امراض کا عروج بڑے شد و مد سے سلطنت جسم میں تباہی کرنیوالا ہوتا ہے اس کے غروب کرنے کا آلہ اگر کوئی ہے تو ہمارا یہی جوہر عشبہ ہے۔ جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہونچکر خون کو ردی کر دے تو اس کو کوئی درست کر سکتا ہے تو یہی جوہر عشبہ ہے یہ مرض کو ملبوتا نہین بلکہ عالم وجود کو کھوتا ہے۔ جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنے کے لئے سلف حکمائے سلف وخلف کا نسخہ ہے۔ اس کے پینے والے کا خون گندہ نہین ہوتا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ اس کو محافظ صحت کہا گیا ہے۔ عشبہ مغربی کو میڈیکل آفیسر۔ پروفیسر۔ علوم طب اور حکماء نے یقینی علاج سمیت خون سے دور کرنے کا قرار دیا ہے۔ یہ جوہر عشبہ جوانی کے جوش غلط کاری سے جب درد آتشک کا زہر خون کو تباہ کر کے گونا گون زخمون مین ظاہر ہوتا ہو۔ تو اس وقت بھی ایک فائدہ زہر ہے جسکے استعمال سے وجع مفاصل۔ تیز گی خارش۔ پھوڑے پھنسی۔ زخمون کا جلد اندمال کرتا ہے۔ خنازیر۔ ناصور بھگندر چنبل یا جب جسم سے چھلکے اترین۔ یا تبدیل موسم پر جسم پر ددھبے۔ سوکھی خارش۔ چہرہ پر بدنما داغ پیدا ہوتے ہین۔ تو وہ یہ عرق ہے جو ان جملہ مفصلہ بیماریون سے نجات دیتا ہے۔ سوزاک کے بعد جو ہاتھون اور پاؤن کے تلون مین جلن رہتی ہو۔ ہڈیان درد کرتی ہون ریح بکادر و عرق النسا اور عورتون کے رحم کے بگاڑ اور تلون کے درد وغیرہ کو بھی دور کرتا ہے + شیشی کلان ۔/ ہے محصولڈاک ۸/ شیشی خورد عہ/ (پتہ) زبدۃ الحکما حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ

حافظ صحت لاہور موچی دروازہ اعوان منزل +

صدق اللہ العلام فیما اوحی الی الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام حیث قال انہ اوی القریۃ لولا الاکرام لہلک المقام

(جو خدا تعالیٰ کے مرسل کی تکذیب انکار کے باعث نمودار ہوتا ہے)

روغن نوری یہ روغن امراض وبائیہ خصوصاً طاعون وہیضہ سے محفوظ رہنے کے لئے عجیب ہے جو سعید لوگ حفظ ماتقدم استعمال کرینگے وہ انشاء اللہ السلام بفضلہ تعالیٰ مبتلائے طاعون وہیضہ نہونگے کیونکہ اجرام وبائیہ ان کے بدن مین داخل ہوتے ہی ہلاک ہوجائینگے۔ اگر مبتلائے مرض کو دین۔ تب بھی اس سے بطور بفضلہ تعالیٰ شفایاب ہو۔ علاوہ ازین اس کے استعمال سے۔ تپ محرقہ۔ کالی کھانسی۔ متلی۔ تے۔ اسہال۔ پیچس + (مروڑ) وخون آنون کا آنا۔ خنازیر کی بیماری۔ سوزش سینہ۔ قصور ہضم۔ چیچک۔ نفث الدم وابتدائی سل، دردگوش، درد کان ناسور، خنازیر، زخم آتشک، بھگندر، پھوڑے، پھنسیان بواسیر کے زخم۔ زہر بچھو، زہر زنبور وغیرہ ہر قسم کے زخم بہت جلد بفضلہ تعالیٰ دور ہوتے ہین ایسا سریع الاثر اور مفید دوا کم ہوگی + قیمت فی شیشی عہ/

عطر روح افزا مصلح ہوا و وبا یہ عجیب عطر ہے اس کا پھوا کان مین رکھو تو علاوہ تعطیر و تفریح طبع کے ضرر ہوا و بائی کی اصلاح ہو جہان طاعون وہیضہ ہو وہان اس کا استعمال بہت مفید ہے قیمت فی شیشی عہ/ **کشتہ سیم یک آتشہ** مقوی دماغ و اعضا قیمت فی چپکی عہ/ **کشتہ سیماب** مصلح شیر و مصفی خون قیمت عہ/

محصول ذمہ خریدار +

المشتہر

حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

آپ اس رعایت سے ضرور فائدہ اُٹھائین

دفتر الحکم کی تعمیر کی خوشی کے شکرے مین ۲۱ جولائی ۱۹۰۲ء سے ۲۱ ستمبر ۱۹۰۲ء تک جدید خریداران اخبار سے الحکم کی قیمت صرف **چار روپے** لیجاویگی اور جو کتابین مطبع انوار احمدیہ کی اپنی ملکیت ہین جن کی فہرست ذیل مین درج ہے وہ پرانے خریدارون کو نصف قیمت پر اس عرصے میں دی جاوینگی جس سے وہ صرف ایکبار فائدہ اُٹھا سکتے ہین خواہ ایکبار ایک نسخہ خریدین خواہ ایک سے زیادہ

فہرست کتب

تفسیر القرآن پارہ اول ۱۲؎ + رپورٹ جلسہ سالانہ ۹۷ء ۶؎ + الانذار ۴؎ + حضرۃ اقدس کی تقریر ۲؎ + حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۲؎ + اصلاح النظر ۲؎ + سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب ۲؎ + برہان الحق ۳؎ + سلک مروارید ۲؎

تمام درخواستین دفتر الحکم مین آنی چاہئین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علاج طاعون

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بذریعہ اشتہار علاوہ سچی توبہ و استغفار و تقوی و طہارت جدوار خالص کی گولیان اور عرق جسکا نسخہ جناب نے اُسی اشتہار مین درج فرمایا ہے طاعون کے لئے استعمال کرنیکا حکم دیا تھا اور خدانخواستہ طاعون کی گلٹی بغل ران یا گردن کے نیچے نمودار ہو تو مرہم عیسیٰ لگائی جاوے سو اس عاجز نے اس اشتہار کیموافق احباب کی سہولت کیلئے گولیان ۔ عرق ۔ اور مرہم طیار کی ہے قیمت بہت کم رکھی گئی اس دوا کے فائدے کی نسبت مین اس سے زیادہ نہین کہہ سکتا کہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا تجویز کردہ نسخہ ہے ۔ حفظ ما تقدم کے طور پر ضرور استعمال کرین ۔ قیمت ادویہ علاوہ محصولڈاک مندرجہ ذیل ہے ۔

قیمت یکصد گولی ۱۲؎ — عرق شیشی کلان جو تقریباً ایکماہ کیلئے کافی ہوگی ۱۲؎

〃 دو چند گولی ۱؎ — 〃 〃 خورد ۸؎ — مرہم فی ڈبیہ ۲؎

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ ارسال ہوگا ۔

ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ و معالج بورڈنگ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان